بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کامد ولستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | اں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۱۴ — سلسلہ الجدید جلد ۲ — سلسلہ القدیم جلد ۵ — نمبر ۱۴

۱۰۔ صفر ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ مطابق ۵۔ اپریل ۱۹۰۶ء

گرچہ گویم باتو گر آئی چہ در قادیان ہست | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ جمعرات | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ ۲۰

معاونین درجہ اول جنکو عا پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جنکو عا پر جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے و عام قیمت پیشگی عا ۱۲ار عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۲ر جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ ادا فرمائیں گے ان سے بحساب بعد لی جائیگی۔ نمونہ کی پرچہ کے واسطے ۲ر کا ٹکٹ آنا چاہئے۔ خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کی اندر اندر طلب کرنا چاہئے۔ بعینہ نہیں بھیجیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جائیگی علیحدہ رسید دی جائیگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے۔ مینیجر۔

لوکل عا۔ افریقہ صہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکدمے دوری ازاں عالیجناب

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اُنکا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اُسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑہائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع

اخبار بدر کے متعلق کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔
اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

(کاتبہ محمد حسین)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ خدا کی تازہ وحی۔ تازہ تصنیف حضرت مسیح موعودؑ۔ زلزلہ کی پیشین گوئی
صفحہ ۳۔ ڈائری۔ آثار علم و ادب۔ صفحہ ۴۔ درس قرآن شریف
صفحہ ۵۔ ایک کھلی چٹھی بنام لگے زنانی الیسوسئیشن۔ صفحہ ۶۔ غزل در مدح حضرت سیدنا و امامنا حضرت مسیح موعودؑ
صفحہ ۷۔ زندہ خدا اور زندہ مذہب۔ صفحہ ۸۔ جماعت احمدیہ اور اکابر ملت''
صفحہ ۹۔ خدا تعالےٰ کے ایک احسان کا ذکر۔ صفحہ ۱۰۔ خط بنام مولوی ثناء اللہ صاحب
صفحہ ۱۲۔ عام اخبار۔

بدر مسیح
مورخہ ۱۰ صفر ۱۳۲۴ھ مطابق ۵ اپریل ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

قریب ۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء۔ ''میں پچاس یا ساٹھ اور نشان دکھلاؤں گا''

۲۸۔ مارچ ۱۹۰۶ء۔ اَخَّرَہُ اللّٰہُ اِلٰی وَقتٍ مُّسَمًّی

اللہ تعالیٰ نے اس میں تاخیر ڈال دی ہے۔ وقت مقرر تک۔ فرمایا۔ چھوٹے زلزلے تو آتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن سخت زلزلہ جو آنے والا ہے۔ اس کے وقت میں تاخیر ڈالی گئی ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے۔ کہ تاخیر کتنی ہے۔

۳۔ اپریل ۱۹۰۶ء۔ الہام۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدےٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ

انّ اللہ قد من علینا

کل خواب میں مولوی عبدالکریم صاحب کو دیکھا۔ اور میں انہیں کہتا ہوں۔ دعا کرو۔ دشمنوں پر خدا مجھے غلبہ دے۔ اور پھر آج دیکھا۔ کہ وہ میرا نام لے کر کہتے ہیں کہ کیوں لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں اور کیوں نہیں مانتے اور بڑے جوش اور غضب سے کہہ رہے ہیں۔

اور چند روز ہوئے۔ میں نے دیکھا تھا کہ ایک انگریز ہمارے گھر میں داخل ہوا ہے ساتھ محمود ہے گویا تلاشی لینا چاہتا ہے اور پاس ہمراہ میر ناصر نواب صاحب کھڑے ہیں وہ اشارہ سے مجھے کہتے ہیں کہ یہ انگریز حاکم ہے تلاشی کی غرض سے آیا ہے میں دل میں کہتا ہوں کہ اس جگہ تلاشی کیلئے کونسی مشتبہ چیز ہے صرف ہماری تصانیف کے مسودات ہیں معلوم نہیں اس خواب کی کیا تعبیر ہے مگر ناصر اور محمود کا لفظ دلالت کرتا ہے کہ اگر کوئی امر مکروہ بھی ہو تو انجام اچھا ہے ایسی خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں یہ ضرور نہیں کہ تلاشی سے مراد تلاشی ہی ہو بلکہ کوئی اور پوشیدہ جستجو اس سے مراد ہو سکتی ہے۔ جس کا انجام ظاہری بریت اور صفائی ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

چند روز ہوئے یہ الہام ہوا تھا۔ انا نبشرک بغلام۔ نافلۃ لک۔ ممکن ہے کہ اس کی یہ تعبیر ہو کہ محمود کے ہاں لڑکا ہو کیونکہ نافلہ پوتے کو بھی کہتے ہیں یا بشارت کسی اور وقت تک موقوف ہو۔

تازہ تصنیف حضرت مسیح موعودؑ

زلزلہ کی پیشگوئی

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن
زلزلہ کیا اس جہاں سے کوچ کر جانے کے دن

تم تو ہو آرام میں پر اپنا قصہ کیا کہیں
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانیکے دن

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہوگئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانیکے دن

غیر کیا جانے کہ غیرت اُسکی کیا دکھلائے گی
خود بتائیگا انہیں وہ یار تبلانے کے دن

وہ چمک دکھلائیگا اپنے نشان کی پنج بار٭
یہ خدا کا قول ہے سمجھوگے سمجھانے کے دن

طالبو! تم کو مبارک ہو کہ اَب نزدیک ہیں
اُس میرے محبوب کے چہرہ کے دکھلانیکے دن

وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے
اَب تو تھوڑے رہگئے دجّال کہلانے کے دن

اے میرے پیارے یہی میری دعا ہے روز و شب
گود میں تیری ہوں ہم اس خون دل کھانے کے دن

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
فضل کا پانی پلا اُس آگ برسانے کے دن

اے میرے یار یگانہ اے میرے جاں کی پناہ
کر وہ دن اپنے کرم سے دین کے پھیلانیکے دن

پھر بہار دیں کو دکھلا اے میرے پیارے قدیر
کب تلک دیکھیں گے ہم لوگوں کے بہکانیکے دن

دن چڑھا ہے دشمنان دین کا ہم پر رات ہے
اے میرے سورج دکھا اِس دین کے چمکانیکے دن

دل گھٹا جاتا ہے ہر دم جاں بھی ہے زیر و زبر
اک نظر فرما کہ جلد آئیں تیرے آنے کے دن

چہرہ دکھلا کر مجھے کر دیجئے غم سے رہا
کب تلک لمبے چلے جائیں گے ترسانے کے دن

کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے
کیا میرے دلدار تو آئے گا مرجانے کے دن

ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آ میرے اے ناخدا
آگئے اِس باغ پر اے یار مُرجھانے کے دن

تیرے ہاتھوں سے میرے پیارے اگر کچھ ہو تو ہو
ورنہ دیں میّت ہے اور یہ دن ہیں دفنانے کے دن

اک نشاں دکھلا کہ اب دیں ہو گیا ہے بے نشاں
دل چلا ہے ہاتھ سے لا جلد ٹھہرانے کے دن

میرے دل کی آگ نے آخر دکھایا کچھ اثر
آگئے ہیں اَب زمیں پر آگ بھڑکانے کے دن

جب سے میرے ہوش غم سے دیں کے ہیں جاتے رہے
طور دنیا کے بھی بدلے ایسے دیوانے کے دن

چاند اور سورج نے دکھلائے ہیں دو داغ کسوف
پھر زمیں بھی ہو گئی بیتاب تھرانے کے دن

کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا
لرزہ آیا اس زمیں پر اس کے چلّانے کے دن

صبر کی طاقت جو تھی وہ اے میرے یار اب نہیں
میرے دلبر اَب دکھا اس دل کے بہلانے کے دن

دوستو! اُس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اَب جلد لہرانے کے دن

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو! اس یار کے پانے کے دن

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اَب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

چھوڑ دو وہ راگ جسکو آسماں گاتا نہیں
ابتو ہیں اے دل کے اندھو دیں کے گُن گانے کے دن

خادم دیں کا تو کہو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت
اَب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

٭ خدا تعالےٰ کے اصل لفظ جو مجھ پر نازل ہوئے ہیں وہ یہ ہیں ''دو چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشان کی پنج بار'' یعنی پنج مرتبہ غیر معمولی طور پر زلزلہ آئے گا۔ جو اپنی شدت میں نظیر نہیں رکھتا ہوگا۔

میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعودؑ

ڈائری

القول الطیب

یکم اپریل ۱۹۰۶ء۔ وحی آئی لِتُخْرَجَ اللّٰہُ اِلٰی وَقْتٍ مُسَمَّۃٍ کا ذکر تہا فرمایا۔ اس سے پہلے دن دعا کے رنگ میں الہام ہوا تہا۔ کہ ربّ اخّر وقت ھذا۔ دوسرے دن اس دعا کی قبولیت کے اظہار میں یہ الہام ہوا خود ہی اللہ تعالیٰ دعا کراتا ہے۔ اور خود اس کو قبول کرتا ہے۔

طریقِ ادب ڈاکٹر نور محمد صاحب نے ذکر کیا۔ کہ لاہور میں ایک شخص نے جو اپنی جماعت کا ہے۔ مجہ سے ذکر کیا۔ کہ پٹیالہ میں کسی فقیر نے پیش گوئی کی ہے کہ فلاں تاریخ کو زلزلہ آئیگا اور وہ تاریخ قریب ہے۔ مَیں نے کہا کہ اس کیطرف ہرگز توجہ نہیں کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے جو اپنا رسول بہیجا ہے۔ جب تک اس کے ذریعہ سے کوئی خبر نہ ملے۔ ہرگز کوئی دوسری بات قابل اعتبار نہیں۔ حضرت نے فرمایا یہی طریق ادب ہے۔ ایسے لوگوں کی باتوں پر جو فقیر بنے پہرتے ہیں یقین کر لینا ایک الحاد ہے اور ایمان سے خارج ہونا ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ سب لوگوں کو ایک ہی حلقے میں ۔۔ لائے اور اسی کے ذریعہ سے تمام خبریں دوسروں کو پہنچادے تو پہر کسی دوسرے شخص کو درمیان میں لانا اور یقین کرنا کہ اس کو زلزلہ کے دن کی خبر دی گئی ہے۔ یہ ایک شرک کی بنیاد ہے۔ ہمیں جب زلزلہ کے متعلق الہام ہوا۔ تب ہم خیموں میں گئے۔ اور اب جب اس کی تاخیر کی خبر دی گئی۔ تو ہم واپس اپنے مکانوں میں آگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نکتہ نواز ہے۔ ایسا ہی نکتہ گیر ہے۔ بعض دفعہ انسان سمجہتا ہے۔ کہ تہوڑی سی بات ہے۔ مگر وہ بات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہوجاتی ہے۔

ایک نئی تصنیف فرمایا ہم نے ایک نیا رسالہ لکہنا شروع کیا ہے جس کا نام حقیقت وحی ہوگا بعض لوگ الہام اور وحی کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ وحی اور الہام کی حقیقت کیا ہے

بمبئی بمبئی کا ذکر تہا۔ کہ ایک جزیرہ ہے اور سمندر کی پانی کو ارد گرد اکثر جگہ مکانات بناکے گئے ہیں فرمایا۔ مجہے بہی کئی دفعہ خیال آیا ہے کہ جب سخت زلزلہ آئیگا تو اسوقت بمبئی کا کیا حال ہوگا فرمایا چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں دیر کردی ہے اس واسطے مخالفین کی شوخیاں بڑہتی جائیں گی۔ اور وہ گالیاں دینے میں اور بہی تیزی دکہائیں گے

پیسہ اخبار فرمایا۔ پیسہ اخبار جو ایک لاکہہ چہپتا ہے اور ایک ایک پرچہ کو کئی کئی آدمی پڑہیں گے تو اس طرح زلزلہ والی پیشگوئی کئی لاکہہ آدمیوں تک پہنچ جائیگی۔ اس نظم میں ہم نے لوگوں کو نیک نصائح کی ہیں اور مخلوق کو توبہ کرنے کیطرف توجہ دلائی ہے اور اسلام کی طرف دعوۃ کی ہے ایڈیٹر نے لکہا ہے کہ مجہے اس کے ساتہہ اتفاق نہیں تو کیا وہ نہیں چاہتا کہ لوگ نیک بنیں۔

امرتسر میں ایک رشید فرمایا۔ امرتسر ایک ایسی جگہ ہے جسمیں وہ رشید کے لوگ حق کو قبول کرنیوالے کم ہوتے ہیں آج وہاں سے ایک خط آیا ہے جس میں ایک شخص لکہتا ہے کہ میں کتاب چشمہ مسیحی پڑہ کر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اسلام کے واسطے اس قسم کی تائید اور اخلاص ایک منفتری کی تحریر میں نہیں ہوسکتا۔ اس واسطے میں آپکے مریدیں میں شامل ہوتا ہوں میرا نام سبائعین میں لکہا جائے۔ فرمایا مجہے خوشی ہوئی۔ کہ اس کتاب کے ذریعہ سے ایک جان بچ گئی۔

آثار علم و ادب

اطالین مدرسوں میں عربی زبان

(ماخوذ از البیان)

ایسی حالت میں کہ عربی زبان اور اسلامی علوم قریب ہے کہ لوح وجود سے مٹ جائیں۔ ۔۔۔۔ ہم دیکہتے ہیں کہ اطالین علماء اور ان کی علمی سوسائٹیوں کو علوم و زبان عربی کی طرف خاص توجہ ہے۔ الحاضرہ نے ایک اطالین عالم (ڈاکٹر انسابانو) کی درخواست کا خلاصہ شائع کیا ہے۔ جو اُس نے سررشتہ تعلیم کی منتظمہ کمیٹی سے کی تہی اور اس بات کی طرف اشارہ کیا تہا کہ مشرقی مسلمانوں کے دلوں میں اہل الطالیہ کی محبت کا بیج بونا چاہیئے۔ اسکی صورت اس نے یہ بتائی۔ کہ اسلامی علوم و آداب کی تعلیم کے ذریعہ سے قولاً و فعلاً جس طرح ہوسکے۔ مسلمانوں کی عقلی ترقی کا سامان کرنا چاہیئے۔ کیوں کہ یہ ثابت ہوچکا ہے کہ اس مقصد کو پادریوں اور عیسائی پیشوایان مذہب کے متعلق کرنیسے فتنہ و فساد پیدا ہوتا ہے۔ جس سے اصل غرض حاصل نہیں ہوسکتی۔

یہ مقصود نہیں ہے کہ یہ مسلمان یوروپین تمدن کے رنگ میں رنگے جائیں۔ وہی وضع اختیار کریں اور انہیں کا اخلاق سیکہہ کر اپنے دینی امور اور مذہبی خوبیوں کو پس پشت ڈال دیں بلکہ غرض علمی و مذہبی لوگوں سے خواہ بظاہر ان میں غلو ہی ہو۔

اس درخواست کی بناء پر مجلس نے رائے دی ہے کہ مشرق کی اطالین مدرسوں میں فقہ اسلام کا درس دیا جایا کرے تاکہ مسلمان لڑکے بہی ان میں پڑہیں۔ کیوں کہ اب تک اطالین مدارس مسلمانوں سے خالی تہے۔ صرف اٹیلین ہی ان میں آتے تہے۔

ڈاکٹر مذکور کو تعجب یہ ہے کہ عربی کی تعلیم سال گذشتہ میں قاہرہ کے سرکاری مدرسوں سے نکالدی گئی لہذا اٹلی کو مناسب ہے کہ وہ علوم اسلام و فنون یورپ کے جامع کالج قائم کرے جس سے مسلمان فارغ التحصیل ہوکر نکلیں اور دنیا میں اس کی خوبیاں بیان کریں یہ بات کسی یورپی سلطنت نے ابتک نہیں کی ہے۔

ڈاکٹر مذکور نے یہ بہی اشارہ کیا ہے کہ تدریس کیلیئے علمائے جامع ازہر کو منتخب کرنا چاہیئے۔ اور نصاب تعلیم اور ضروری کتابوں کی تالیف میں ان سے مدد لینی چاہیئے۔ اس قسم کے مدرسے ممالک عثمانیہ و شمالی افریقیہ و جزیرہ نمائے عرب ملک صومال (صومالی لینڈ) اور ان تمام شہروں میں قائم ہونے چاہئیں۔ جن میں الطالیہ کی پولیٹکل یا تجارتی مصلحتیں ہیں۔

<hr>

سلہ معاذ اللہ۔ یہ آپ نے کیا کہا۔ عربی زبان اور اسلامی علوم انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک دنیا میں قائم رہیں گے

(ایڈیٹر بدر)

<hr>

۴۸۶۔ جناب ایڈیٹر صاحب بدر۔ بندگی۔ گذارش ہے کہ محلانوالا۔ ضلع امرت سر میں بتاریخ ۲۷ ماہ رواں کی شب کو بوقت نیم شب بڑے زور کا زلزلہ آیا۔ یہ سب کچہہ ہمارے اعمالوں کا ہی نتیجہ ہے۔ لیکن افسوس کہ ہم لوگ نہ تو اپنے اعمال درست کرتے ہیں اور نہ خدا کے قہری نشانوں سے جو امام الزمان کی تصدیق میں ظاہر ہوتے ہیں۔ کچہہ عبرت پکڑتے ہیں۔ فقط۔

خاکسار چوہڑمل۔ محلانوالہ ضلع امرتسر۔ ۲۹۔ فروری ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدوم اکبر! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

آج ۹۔ مارچ ۱۹۰۶ء کے بدر میں حضرت مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب قبلہ کا مضمون دیکہکر مسرت بے اندازہ حاصل ہوئی۔ خدا ایسے دینی بہادروں اور ہماری جماعت کے سرداروں کو تا دیر ہمارے سر پر قائم و سلامت رکہے۔ آمین یہ عریضہ ان کو دکہا دیجئے۔ اور میری جانب سے مبارکباد کہدیجئے عبدالقدوس کو بہی آج ہی بذریعہ خط اس مضمون کی طرف متوجہ کیا ہے۔

عریضہ نگار اکبر شاہ خاں۔ از نجیب آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

از خاکسار خدا بخش احمدی۔ بدر نمبر ۵۹۷ خریداری

اخویم جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اس وقت میں نے بوقت ۹ بجے رات مضمون چشمہ بہائی صاحب منیجر ریلیجز آف ریلیجنز اور وغیرہ ہمراہ اوٹیر اخبار وطن پڑہ کر دل میں نہایت جوش آیا۔ آپ براہ مہربانی نظر اصلاح کر عریضہ اس ناقص عقل کا ملاحظہ فرماکر اگر مناسب ہو۔ تو اخبار میں درج فرمایا جاوے۔ ورنہ آپ مختار ہیں۔ بہائی صاحب اول یہ کہ قرآن مجید تو وہی ہے۔ جو پہلے تہا اور آپ لوگ بہی اسی دنیا میں موجود تہے۔ علم قرآن شریف جیسا کہ آپ لوگوں کے دل میں اب ڈالا گیا ہے۔ کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ قبل ماننے امام پاک کے آپ لوگ عالم قرآن تہے۔ آپ کا جواب ہے۔ کہ نہیں۔ صرف ماننے مامور من اللہ سے اللہ صاحب نے علم قرآن و فلاسفی اسلام عطا فرمائی ہے۔ اور اسلام کا چہرہ صاف دکہا یا پس جائے غور ہے جبکہ قرآن شریف کی امداد و حفاظت اللہ صاحب نے وجود پاک حضور اقدس حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے موافق وعدہ خود کی ہے جس کلام پاک کا وہ خود محافظ تہا پس آپ لوگوں کی بحث فلاسفری رنگ میں کیسی ہی ہو خواہ دیگر پیرایہ میں تائید اسلام میں جب تک بیچ میں نام پاک پیارا حضور اقدس مامور من اللہ کا جو قرآن کی جان ہوکر آیا ہے نہ لیا جاوے۔ کیا وقعت رکہیگی آپ اپنی تجاویز سے روپیہ نہیں بڑہا سکتے۔ جبکہ خود اللہ صاحب وعدہ تائید اسلام بذریعہ اپنے پیارے مامور کے فرمایا ہے۔ پس آپ دخل نہ دیں وا السلام

بدر منیر

صفر ۱۳۲۴ھ مطابق ۵ اپریل ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

(پارہ ۲۶ رکوع ۱۰۔ سورہ فتح رکوع ۲)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

سیقول المخلفون اذا انطلقتم الی مغانم لتاخذوھا ذرونا نتبعکم یریدون ان یبدلوا کلم اللہ قل لن تتبعونا کذلکم قال اللہ من قبل فسیقولون بل تحسدوننا۔ بل کانوا لا یفقھون الا قلیلا۔

ترجمہ۔ اب کہیں گے تجھے وہ لوگ جو پیچھے رہ گئے تھے جب تم چلو گے غنیمتوں کی طرف کہ ان کو لے لو ہمیں چھوڑ دو کہ تمہارے پیچھے چلیں۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ بدل ڈالیں اللہ تعالے کے کلام کو۔ انہیں کہہ دے۔ تم ہرگز پیچھے نہیں جاسکتے یہی بات تمہارے لئے اللہ تعالے نے پہلے سے فرمادیا ہے پھر کہیں گے بلکہ تم تو ہمارے ساتھ حسد کرتے ہو بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ان کو سمجھ کم ہے۔

اس آیت شریف میں غنیمت سے مراد غنیمت خیبر ہے جو صلح حدیبیہ کے بعد جلد مسلمانوں کے ہاتھ لگی وہ منافقین جو حدیبیہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بسبب اس کے نہیں گئے تھے کہ اس میں مسلمانوں کو شکست ہوگی اور سب ہلاک ہوجائیں گے۔ بہتر ہے کہ ہم اپنی جگہ بیٹھے رہیں۔ فتح خیبر کے وقت فتح کو یقینی دیکھکر اور مال غنیمت کی لالچ پر کہنے لگے کہ ہم بھی تمہارے ساتھ جاتے ہیں۔ اس آیت شریف میں ایک پیش گوئی ہے کہ اب تم خیبر کو فتح کرو گے اور اس میں سے تم کو بہت مال غنیمت ہاتھ لگے گا۔ دوسرا منافقین کے حال سے پہلے سے آگاہی دی گئی ہے کہ یہ لوگ اب مال کے لالچ کے سبب تمہارے ساتھ جانا چاہیں گے۔ لیکن اب ان کو ساتھ نہیں لے جانا چاہئے۔ جب مومن منافقوں کو ساتھ نہ لے جائیں گے۔ تو منافق کہیں گے کہ یہ بسبب حسد کے ہم کو ساتھ نہیں لے جاتے۔ یہ بات غلط ہے اور منافقوں کے منہ سے بسبب کم فہمی کے یہ بات نکلتی ہے مومن ایسے نہیں ہوتے کہ ایسے معاملات میں حسد کریں

یہ تو منافقوں کو ان کی کرتوت کی خدا تعالیٰ نے سزا دی ہے

قل للمخلفین من الاعراب ستدعون الی قوم اولی باس شدید تقاتلونھم او یسلمون۔ فان تطیعوا یؤتکم اللہ اجرا حسنا۔ وان تتولوا کما تولیتم من قبل یعذبکم عذابا الیما۔

ترجمہ۔ اعراب میں سے جو پیچھے رہ گئے تھے انہیں کہدو کہ عنقریب تمہیں بلایا جائے گا ایسی قوم سے جنگ کرنے کے واسطے جو بہت سخت جنگ کرنے والی ہوگی یا تو تم انہیں قتل کر ڈالو گے یا وہ تمہاری تابعداری اختیار کریں گے۔ اگر اس وقت تم نے اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ تمہیں اچھا بدلا دیگا اور اگر تم نے پہلے کی طرح منہ پھیر لیا تو پھر تمہیں دردناک عذاب دیا جائے گا۔

وہ منافقین جو صلح حدیبیہ کے وقت موت کے ڈر سے اور شکست کھانے کی بدظنی کے سبب نہ گئے تھے ان کے واسطے اب یہ حکم ہوا ہے کہ پھر ایک موقع آنیوالا ہے۔ جہاں فتح تو یقینی ہے مگر بظاہر مخالف بڑا جنگجو اور بہادر نظر آئیگا اگر تم نے اپنی اصلاح کی اور خدا تعالیٰ کے وعدے پر یقین کیا اور ایمان لاکے اور اس جنگ میں شامل ہوئے تو تمہاری پہلی غلطی معاف ہوگی اور اللہ تعالیٰ تمہیں بہت اجر دیگا اور اگر پھر بھی ایسی ہی کمزوری دکھائی تو خدا تعالیٰ ایسوں سے راضی نہیں ہوتا اور اس صورت میں تمہارے واسطے عذاب اور دکھ ہوگا۔

اس آیت شریفہ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جب ایک شخص ایک دفعہ کسی امتحان میں فیل ہوجاتا ہے تو دوبارہ جب تک اسی قسم کے امتحان میں کامیاب ہوکر اپنا صدق نہ دکھلائے۔ صرف زبانی معافی کام نہیں آسکتی۔ مومن کے واسطے ابتلاؤں میں سے گذرنا ضروری ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوسکتا ہے۔

لیس علی الاعمی حرج ولا علی الاعرج حرج ولا علی المریض حرج ومن یطع اللہ ورسولہ یدخلہ جنت تجری من تحتھا الانھر۔ ومن یتول یعذبہ عذابا الیما۔

ترجمہ۔ اندھے پر کوئی تنگی نہیں اور نہ لنگڑے پر اور نہ مریض پر کوئی تنگی۔ اور جو کوئی اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ اس کو جنت میں داخل کریگا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں اور جو کوئی اعراض کریگا۔ اسے دردناک عذاب کرے گا۔

جہاد میں جانے کے واسطے جو حکم تاکیدی ہوا ہے اندھے اور لنگڑے اور بیمار معاف رکھے گئے ہیں۔ شریعت حقہ خواہ مخواہ کسی کے واسطے تنگی اور تکلیف کا حکم نہیں دیتی یہ حکم ان لوگوں کے واسطے ہے۔ جو اس کی برداشت کرسکتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محبی اخویم جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ہمارے واجب التکریم اور قابل عزت وتوقیر لائق افسر حضرت مخدومی مولوی محمد علی صاحب کے اکثر خطوط اسکول اور بورڈنگ ہوس کے متعلق بدر اور الحکم میں طبع ہوچکے ہیں۔ چونکہ کمیٹی کی طرف سے بورڈنگ ہوس کا انتظام آج کل خاکسار کے سپرد ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ذیل کی چند سطور عام اطلاع وواقفیت کے اظہار کی غرض سے بذریعہ اخبار سب بھائیوں تک پہنچادی جاویں۔ اس بات کا اظہار بھی بے موقعہ نہ ہوگا۔ میں ایک عرصہ سے مدرس کا کام کرتا ہوں اور قادیان سے باہر رہ کر طلبا کی اندرونی و بیرونی حالات کا خوب مطالعہ کیا ہے پس میرا بیان خیر خواہی۔ نیک نیتی اور تجربہ پر مبنی ہے جو خصوصیتیں میں نے قادیان کی بودوباش میں دیکھی ہیں میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں۔ صفحہ دنیا پر آج ہرگز ہرگز کہیں کسی نوعمر بچے میں نہیں پائی جاسکتی۔ کیا یہ باتیں قابل رشک نہیں ہیں چھوٹے سے بڑے تک سب بچے ۱۔ نمازوں کے پابند۔ ۲۔ قرآن کے شیدائی۔ ۳۔ گالی گلوچ سے متنفر۔ ۴۔ تہجد گذاری کے خواہشمند۔ ۵۔ اسلام پر عاشق۔ ۶۔ مسائل شرعیہ سے واقف ہوں۔ وغیرہ وغیرہ۔ پس ہر ایک خادم سلسلہ کا فرض ہے کہ اپنے پیارے بچوں کو اوصاف مذکورہ سے متصف کرنے کیلئے اپنے پاک امام کے زیر سایہ رکھکر تعلیم دلاوے۔

اب میں موجودہ ٹائم ٹیبل (تقسیم اوقات) اور خرچ ماہوار لکھدیتا ہوں تاکہ ہر ایک صاحب کو بار بار دریافت کرنیکی تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔

تقسیم اوقات

۵ بجے صبح۔ جاگنا۔ ½۵ بجے سے ۶ تک۔ نماز صبح
۶ بجے سے ½۶ تک۔ تلاوت القرآن شریف
½۶ سے ½۷ تک مطالعہ۔ ½۷ سے ۸ تک۔۔ کھانا
۸ سے ½۱ تک۔ آرام۔ ½۱ سے ۳ بجے تک۔ اسکول
۳ بجے شام سے ۴ تک۔ کرکٹ وغیرہ ۴ سے ½۴ تک۔ عصر
½۴ سے ½۵ تک درس قرآن ½۵ سے مغرب تک۔ فٹ بال وغیرہ
مغرب سے ½۷ تک کھانا۔ ½۷ سے ¾۷ تک۔ آرام۔ ¾۷ سے ½۸ تک نماز عشا
½۸ سے ۱۰ تک مطالعہ۔ ۱۰ سے ۵ تک آرام۔

خرچ خوراک

درجہ اول۔ خاص کھانا اوسطاً ۶؍
درجہ دوم۔ گوشت۔ دال ۵؍
درجہ سوم۔ دال گوشت ۴؍ گاہے گاہے گوشت

فیس بورڈنگ ہوس۔ ۱۲؍ داخلہ جو پہلی دفعہ دینا پڑتا ہے۔ ۱۲؍ بورڈنگ ہوس کی طرف سے ایک صندوق اور ایک چارپائی کپڑے ٹانگنے کیلئے کھونٹیاں مطالعہ کے کمروں میں لیمپ وغیرہ چیزیں مفت ملتی ہیں۔ نائی۔ دھوبی وغیرہ کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔ چھوٹے بچوں کیلئے پیار اکر

ہیں۔ ذی ثروت اصحاب جو اپنے بچے کو زیر نگرانی پیار کر رکھنا ..... چاہیں ہے ماہوار فیس لی جاتی ہے حضرت مولوی محمد علی صاحب اکثر خود تشریف لاکر لڑکوں کا حال دریافت فرماتے اور معائنہ کرتے ہیں۔ عہ روپیہ ایک ڈاکٹر خاص بورڈرز کے لئے ہے سامان ورزش کا کافی تعداد میں ہے۔ لڑکوں کو قطار میں نماز کیلئے جانا پڑتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ بورڈرز کو اپنے پاس روپیہ رکھنے کی ممانعت ہے۔ ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ یا ہیڈ ماسٹر کے نام ہو۔ بورڈرز کے تمام حالات یعنی صحت، تعلیم، چال چلن، آمد وخرچ کی اطلاع ان کے والدین کو ماہوار دی جاتی ہے۔ فقط۔ والسلام۔ عبدالرحیم سپرنٹنڈنٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک کھلی چٹھی بنام لگو نڈی ایسوسی ایشن

واقعہ امرتسر ۔ لاہور ۔ سجانپور ۔ اور جلال آباد

قرآن شریف میں سورۃ المومن پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایک شخص گذرا ہے جو مومن خصلت تھا ۔ اُس نے چند گر خدا کے ہر مُرسل کے پہچاننے اور اُس پر ایمان لانے کے متعلق بتلائے ہیں ۔ چنانچہ اُس نے انہی کو مدنظر رکھ کر اپنی قوم کو وعظ کیا ۔ لیکن بدبخت قوم نے اس کی پرواہ نہ کی جس کا یہ نتیجہ ہوا ۔ کہ موسیٰ علیہ الف الف سلام والہ کامیاب ہوا ۔ اور وہ قوم معہ اپنے بادشاہ فرعون کے ہلاک ہو گئی ۔ آج وہ زمانہ ہے ۔ کہ اس قوم کے بادشاہ کے نام کو بھی کوئی نہیں جانتا ۔ کہ اس کا کیا نام تھا ۔ فرعون مصر کے ہر بادشاہ کا لقب تھا ۔ نام نہیں ۔ جیسے روس کے بادشاہ کا لقب زار ہوتا ہے ۔

اس زمانہ میں بھی خدا کا ایک رسول موجود ہے ۔ اس نے دعویٰ کیا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور قرآن شریف میں سورہ المومن پڑھنے سے میرے دل میں ایک خاص جوش پیدا ہوا ہے اور ہمدردی پیدا ہوئی ۔ اور چاہا ۔ کہ اس مومن بھائی کی تقلید کر کے جس کی خداوند کریم نے قرآن شریف میں تعریف کی ہے میں بھی بقدر اپنے ایمان کے اپنی قوم کو اور خصوصاً مکرمی محمد دین برادر خود ۔ منشی غلام احمد غلام علی ۔ منشی غلام نبی صاحب منصف ۔ منشی جان محمد صاحب جلال آباد ۔ حافظ تاج محمد ۔ منشی عمر حیات ۔ چراغ الدین صاحبان فیض اللہ چک ۔ منشی محمد عمر صاحب بیرسٹر ۔ محمد نصیب بیرسٹر شیخ علی احمد صاحب وکیل گورداسپور (جو خدا کے اس مرسل اور اس کے معاملات سے زمانہ دراز سے آگاہ ہیں) کو انہی اصولوں کو مدنظر رکھکر محض للّٰہ تبلیغ کرنے کے لئے جرأت کروں ۔ کہ میری قوم اور خصوصاً مذکورہ بالا اصحاب اس معاملہ پر غور فرمادیں ۔ اگرچہ اس زمانہ میں ناشکری بہت ہوتی ہے ۔ لیکن شریف آدمی کا فرض ہے کہ وہ شیخ سعدیؒ کے اس قول پر عمل کرے ۔ کہ

"خواہ نصیحت دیوار پر ہی کیوں نہ لکھی ہو ۔ اس کو حاصل کرنا چاہئیے"

اس واسطے میں اپنی قوم پر محض خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سعید الفطرت میری اس تحریر سے جو میں نے ہمدردی اور دردِ دل سے لکھی ہے قدر کر کے فائدہ حاصل کریں گے ۔ اے میری قوم جو شخص تم میں موجود ہو کر یہ دعویٰ کرتا ہے ۔ کہ خدا نے مجھے بھیجا ہے مجھے الہام ہوتا ہے ۔ خدا کا کلام خدا کی وحی مجھ پر نازل ہوتی ہے تم اس کی مخالفت نہ کرو ۔ اس کو ہلاک نیست و نابود اور تباہ کرنے کے درپے نہ ہو ۔ کیوں کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو سب سے بڑھ کر خدا اس کا دشمن ہے ۔ وہ خود اس کو ہلاک کریگا ۔ ایسا کہ روئے زمین پر اس کا کوئی نام بھی نہ لیگا کیوں کہ قرآن مجید کو پڑھو ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ۔ اس شخص سے زیادہ ظالم اور بدطینت آدمی کون ہے جو یہ کہے ۔ کہ میں خدا کا مرسل ہوں اور مجھے خوابیں سچی آتی ہیں ۔ مجھ پر خدا کا کلام نازل ہوتا ہے حالانکہ وہ نہ ہی تو مرسل خدا ہو اور نہ سچی خوابیں آتی ہوں اور نہ ہی خدا کا کلام اُس پر نازل ہوتا ہو پس جب وہ ظالم ٹھہرا تو خدا خود ہی اس کی خبر لیگا کیوں کہ وہ فرماتا ہے ۔ انّ اللہ لا یھدی القوم الظلمین ۔ خدا ظالم کو کامیاب نہیں کرتا ۔ اس کو ہلاک و نیست و نابود کر دیتا ہے ۔ پس اگر یہ مدعی بھی نعوذ باللہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اسی پر پڑیگا ۔ اگر کوئی بیچارہ اس پر حسن ظنی سے ایمان لائے گا تو اس کا کچھ نہ بگڑیگا اور اگر وہ سچا ہے جیسا کہ زمانہ دراز کے اس کے دعویٰ نے جتا دیا کہ وہ ضرور سچا ہے تو جو وعید وہ عذاب کی تمہارے لئے کرتا ہے وہ ضرور خدا کی طرف سے تمہاری مخالفت کی وجہ سے تمہیں ہلاک کریں گے جیسا کہ آج سے پہلے تمہاری آنکھوں کے سامنے اس کے اکثر مخالف ناکام ہو کر مر گئے اور یہ کامیاب ہے ۔ اے میری قوم کیا اِس بات سے خوف نہیں کہ اگر خدا کا عذاب آگیا جس کا یہ وعدہ دیتا ہے ۔ تو پھر خدا کے سوا تمہیں کون بچا سکے گا ۔ اے میری قوم کیا تم نے نہیں دیکھا کہ لیکھرام ۔ مولوی غلام دستگیر قصوری ۔ آتھم ۔ مولوی فیضی اور اور بہت سے اس کے مخالفوں کا کیا حال ہوا ۔ اور ان سے بھی پہلے غور کر کے دیکھو کہ خدا کے پہلے مرسلوں کی مخالف قوموں یہود ۔ قوم نوح ۔ عاد اور ثمود کا کیا حال ہوا ۔ قوم لوط کا کیا انجام ہوا ۔ خدا کے مرسل کی مخالفت کی وجہ سے ایسا عذاب آلٰہی ان کی بستی پر نازل ہوا ۔ کہ وہاں اس زمانہ سے آج تک ایک جھیل ہے جس کا نام جھیل مردار ہے ۔ وہاں نہ کوئی جانور زندہ رہ سکتا ہے نہ کوئی گھاس کے قسم سے اُگ سکتا ہے ۔ پس میں ڈرتا ہوں کہ تمہیں بھی عذاب آلٰہی نہ چھو جائے ۔ اے میری قوم میں تو تمہیں نیک راہ پر بلاتا ہوں اور کوئی مزدوری نہیں مانگتا اور آگاہ کرتا ہوں کہ جن کوششوں میں رات دن لگے رہتے ہو ۔ وہ تو صرف اسی دنیا سے وابستہ ہیں جو چند روزہ ہے اور آخر خدا کے حضور جانا ہے ۔ اُس بادشاہ کے حضور حاضر ہونے کے لئے کوئی تحفہ اور ڈالی ضرور چاہیئے ۔ جس صورت میں کہ ان دنیاوی بادشاہوں اور حاکموں کے پاس جانے کے لئے فکر سے تحفے لے جاتے ہو کیا ہی کسی کا قول سچا ہے ۔ "دنیا دہا ڑے چند آخرت کو معاملہ با خداوند" یہ گھر عارضی ہے اور آخرت کا گھر دائمی اور مستقل گھر ہے ۔ اے میری قوم ! اگر کوئی ذرہ بھی بدی کرتا ہے تو اس کا بدلہ پالیتا ہے اور اگر کوئی نیکی کرے ۔ خواہ کوئی مرد ہو یا عورت مومن ضرور ہو ۔ خدا اس کو آرامگاہ میں داخل کرتا ہے اور بلا حساب رزق دیتا ہے ۔ اے میری قوم میں تو تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور اگر تم مجھے کوئی اور راہ سوائے اس کے دکھاؤ تو وہ یقیناً دکھ کی راہ ہے ۔ اور میں بفضل خدا نہ مانوں گا ۔ کیونکہ میں نے اپنی عمر کا ایک حصہ صرف کر کے اس نجات کی راہ پر یقین حاصل کر لیا ہے ۔ تم مجھے سوا اس بات کے اور کیا بتا سکتے ہو ۔ کہ میں خدا کے ساتھ شرک کروں ۔ خدا کا انکار کروں اور قبر پرستی اور پیر پرستی کروں اور میں تو تمہیں اس راہ پر بلاتا ہوں ۔ جو سراسر کامیابی کی راہ ہے اور خدا عزیز غفار کی طرف بلاتا ہوں اور یہ کہتا ہوں کہ خدا کے مرسل کو مان لو جس کی یہ تعلیم ہے ۔ کہ خدا کو ایک جانو ۔ اور اس کے ساتھ کسی شریک نہ جانو ۔ نہ کسی پیر کو نہ رسول کو اور نہ ولی کو وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور اسی کا برگزیدہ رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں اور میں مسیح موعود ہوں ۔ پر غلام احمد ہوں کوئی نئی شریعت نہیں لایا ۔ بلکہ اپنے آقا و مولیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل درآمد کرانا چاہتا ہوں ۔ یعنی قرآن مجید اور صحیح حدیثوں پر اور یہ کہ بت پرستی نہ کرو ۔ اور کسر صلیب کرنا میرا کام ہے اس کام میں میری پیروی کرو اور تقوےٰ و طہارت اختیار کرو کہ یہی سچی راہ ہے ۔ جو خدا چاہتا ہے ۔ جن باتوں کی طرف تم مجھے بلاتے ہو ۔ اس کی کوئی دلیل دنیا و آخرت میں نہیں ہے یاد رکھو ہم سب نے خدا کے حضور جانا ہے پس جو کوئی خطا کار ہوگا وہی جلتی ہوئی آگ میں پڑے گا ۔ یاد رکھو ان باتوں کو جو میں نے تمہیں کہی ہیں اور میں خدا پر بھروسہ رکھکر کہتا ہوں کہ جو سعید الفطرت ہیں ۔ وہ ضرور اس نیکی کو اختیار کریں گے ۔ پس اس معاملہ کو میں اپنے خدا کے سپرد کرتا ہوں ۔ جو نیست سے ہست اور ہست سے نیست کرتا ہے ۔ اور دور زمین میں پڑے ہوئے بیجوں کو نشوونما کرتا ہے ۔ اے میری قوم خدا کے مرسل کی تصدیق میں ایک دو باتیں پیش کرتا ہوں ۔ ذرہ ان پر غور کرو ۔ جب یہاں اس ملک میں کوئی طاعون کا نام بھی نہ جانتا تھا تو اس نے خدا سے اطلاع پا کر کہا کہ اس ملک میں بھی طاعون پھیلیگی ۔ اور سخت پھیلیگی ۔ اور وہ میرے لئے نشان ہوگی ۔ چنانچہ تم نے دیکھ لیا کہ طاعون پھیلی اور سخت پھیلی ۔ گھر کے گھر اُن کے تباہ ہو گئے ۔ اور اُس کے مخالف کچھ تو ہلاک ہو گئے اور بہت سے اس کی جماعت میں داخل ہوئے ۔ اور ان کے لئے نشان عظیم ہُوا ۔ پھر اس نے خدا سے اطلاع پا کر یہ کہا ۔ عفت الدیار محلھا و مقامھا ۔ کہ روئے زمین پر تمام جگہ خواہ عارضی سکونت ہو اور مستقل ۔ تمام خدا کے عذاب کے نیچے آکر ہلائی جائے گی اور پھر فرمایا کہ موتا موتی لگ رہی ہے ۔ چنانچہ تم نے ۴ ۔ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء والا زلزلہ دیکھ لیا جو قیامت کا نمونہ تھا ۔ اور تمام طرف موتا موتی کا نعرہ سنا گیا پھر دوبارہ اس نے کہا کہ بہار کے موسم میں پھر ایک اور زلزلہ آئیگا ۔ جس کے الفاظ وحی آلٰہی میں یوں ہیں ۔ "دوپہر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی" ۔ وہ بھی تم نے دیکھ لیا ۔ کہ ۲۸ ۔ فروری سنہ ۱۹۰۶ء کی رات کو بہار کے ایام میں زلزلہ آیا اور سخت آیا ۔ ریاست رام پور کا حال پڑھو ۔ گھروں کے گھر تباہ ہو گئے

امریکہ میں بہت سے شہر غارت ہوگئے فارموسا واقعہ چین میں سخت ہلاکت وقوع میں آئی۔ ضلع انبالہ میں ایک گاؤں کے تمام لوگ سوئے ہوئے مکانوں کے نیچے دب مر گئے۔ اب کیسا افسوس ہے کہ باوجود اس کے کہ دنیا میں تباہی آجاوے اور ساری بستیاں تلف ہو جائیں اور اخباروں میں ایک شور عظیم برپا ہو جائے۔ لیکن لوگ تجربہ حاصل ہو جانے پر بھی خدا کے اس مرسل کے آئندہ کے انذار کی کچھ پرواہ نہ کریں۔ اور اس کی ہمدردی کی پکار کو نہ سنیں۔ بلکہ بجائے اس کے وہ استہزاء سے کام لیں۔ افسوس کہ ضد اور تعصب نے حق اور راستی کی راہ سے کیسا مونہہ پھیر دیا ہے۔ پھر ایک اور سوچنے کے قابل بات یہ ہے۔ کہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے بعد مرزا صاحب نے دوبارہ پیش گوئی کی تھی کہ بہار کے موسم میں پھر ایک اور زلزلہ آنے کو ہے تو بہت سے دانا انگریزوں نے لوگوں کو یقین دلایا کہ اب زمین اپنی اصلی حالت پر ہے۔ زمانہ دراز تک کوئی زلزلہ نہیں آئے گا اور اطمینان دلایا۔ افسوس کہ مادی دنیا کے لوگ ان کی باتوں پر بھول کر خدا سے غافل ہو گئے۔ اور اس کی کلام کی پرواہ نہ کی۔ پس وہ کون سی ہستی تھی جس نے اس قدر مدبر اور علم طبقات الارض کے ماہروں کے مقابلہ میں ایک مرزا صاحب کی بات کو پورا کر دیا جس کے پاس ایسے علوم کا کوئی سروسامان نہیں۔ پس آپ لوگوں کو یقین دلاتا ہوں وہ خدا کی ہستی ہے۔ جو اپنا کلام اس پر نازل فرماتی ہے۔ وہ خدائے ذوالجلال اپنے برگزیدوں کی خاطر جب کوئی نشان دکھلانا چاہتا ہے۔ تو قاعدہ اور قانون کی کوئی پرواہ نہیں کرتا اور تمام دنیا کے مقابلہ میں اپنی باتیں انکی زبانی پوری کر کے خارق عادت اور اپنی قدرت اور ہستی کا ثبوت دیتا ہے وہ بات جو قابل غور ہے اور جس کی طرف میں آپ لوگوں کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اب پھر خدا نے اس پر اپنا کلام نازل کر کے فرمایا ہے۔ کہ "زلزلہ آنے کو ہے" اور اس کی نسبت آپ نے فرمایا ہے۔ کہ وہ قیامت کا نمونہ ہوگا اور فیصلہ کن ہے۔ جس صورت میں دو[1] دفعہ پہلے تجربہ کر چکے ہیں۔ اس واسطے ضروری ہے کہ ہر ایک عقلمند اور نیک آدمی اس بات کو مان لے کیونکہ جب دو دفعہ پہلے زلزلہ آچکا اور طاعون سخت پھیلی۔ تو اب وہ زلزلہ جس کا وعدہ دیا ہے۔ ضرور آئے گا۔ کیونکہ ہر ایک جاننے والا جانتا ہے۔ کہ جب اربعہ متناسبہ کی رو سے تین چیزیں معلوم ہوں۔ تو چوتھی کا وجود بھی یقیناً ماننا پڑتا ہے۔ اسی طرح سے جب تین باتیں پوری ہو چکی ہیں۔ تو چوتھی بھی ضرور انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہو کر رہے گی اور کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔ مومن آدمی کا کام ہے کہ ایک سوراخ سے جب ایک دفعہ ڈسا جاوے۔ تو دوسری بار اس سے پرہیز کرے۔ مرزا صاحب نے ساری دنیا کو تبلیغ کی ہے اور میں خاص اپنی قوم کو محض للہ یہ پیغام پہنچاتا ہوں اور اپنا درد دل آپ لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ مبارک انسان وہ ہے۔ جو کسی کی خیر خواہی کی بات کو اور نیک امر کو تسلیم کرے اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں خدانخواستہ عذاب الٰہی آپ لوگوں کے حصہ میں نہ ہو۔ خدا آپ لوگوں کو صراط مستقیم پر چلاوے۔ آمین ثم آمین

آپ لوگوں کے جواب کا منتظر

خاکسار محمد النصیب احمدی ۔ قادیان دارالامان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم ۔ حضرت مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عاجز راقم جب اکوڑہ میں ملازم تھا۔ تو ایک دن اردو پڑھاتے وقت امیر لکھنوی کا یہ مصرع نظر سے گذرا۔ ع

اب ظہور مہدی آخر زماں نزدیک ہے۔

پس اس پاک مہدی پر ایمان لانے والی روح نے فوراً ذیل کے چند اشعار موزوں کرائے۔ امید کہ آپ کے اخبار گوہر بار میں انہیں ایک کونہ مل جائیگا۔ والسلام

آپکا خادم ۔ عبدالرحیم فورتھ ماسٹر تعلیم الاسلام ۔ ۲۱۔ مارچ ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غزل در مدح حضرت سیدنا و امامنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

طالبو! تم کو مبارک جانِ جان نزدیک ہے،
سر کے بل آؤ چلیں وہ آستان نزدیک ہے،

لن ترانی ہو چکی وقتِ تجلّی آ گیا
اہل دل دیکھو کھلے در آسمان نزدیک ہے،

ہم کو دل دے کر ملی دلدار کے دل میں جگہ
اب جو دیکھیں دل میں اپنے دلستان نزدیک ہے،

سر پہ دوں تجھکو جگہ یا آنکھ پر بٹھلاؤں میں
خود ہی آکر بیٹھ جاؤ جو مکان نزدیک ہے،

خانۂ دل میں کیا گھر جب ہوا قولِ بلیٰ
نحن اقرب کی صدا سے تار جان نزدیک ہے

چشم نرگس وا ہے شوقِ دیدِ گل آج کیوں
باغ میں کس گل کی آمد باغبان نزدیک ہے،

کس کے نذرانے کو اے گل تو نے سر پر زر لیا
کس کی تشریف آوری اے بوستان نزدیک ہے،

واہ رے رعبِ ولایت ہو کا عالم ہے بپا
خیر مقدم کس کا اے صاحبدلاں نزدیک ہے،

مہر و ماہ[2] نے رخ پہ اپنے کس لئے ڈالی نقاب
کس کی آمد کون[3] مرد جوان نزدیک ہے

پھول جھڑی کیسے لگی دمدار سہرا کیوں گندھا
کون سے دولھا کی شادی کا سماں نزدیک ہے،

ہاں سنا ہے کہہ گئے ہیں یوں امیر لکھنوی
اب ظہورِ مہدی آخر زماں نزدیک ہے

چرخ چارم سے اوتر کر[3] مژدہ اے اہل زمیں
ہندوالوں کے مسیح قادیان نزدیک ہے

سرخیٔ روئے سما و دابۃ الارض پلیگ
یہ نِیادیہ دو عذاب منکراں نزدیک ہے

غافلو! جاگو سوا نیزے پہ سورج آگیا
صور محشر[4] پھنک چکا ختم جہان نزدیک ہے

بیدِ مجنوں کی طرح عصیاں سے کانپ اٹھی زمیں
اب لپیٹ دوزخ کی بہرِ عاصیان نزدیک ہے

کہہ کے استغفار دل سے ہاتھ دو اس ہاتھ میں
اس کے قدموں میں چلو باغ جنان نزدیک ہے،

خواب غفلت میں گذاری ہائے کیوں عمر عزیز
بے نشان بن کے جو دیکھو بے نشان نزدیک ہے،

بل بے طالع ہم نے دیکھی طلعت بدر منیر
مطلع نور خدائے آسمان نزدیک ہے

بلبل شیدا فراق گل میں تو شیون نہ کر
آ کھلے دل سے۔ کہ پھر گل کا سماں نزدیک ہے

دیکھ لیتا ہوں تصور میں شہ خوباں تجھے
کوچہ دل سے ترا عالی مکان نزدیک ہے

بندۂ عاصی کا تن گو تیرے در سے دور ہے
جان اور دل سے مگر روح رواں نزدیک ہے

دم سے جن کے دم میں بیدم قالبوں میں دم پڑے
دمبدم روح القدس ہاں ان کی ہاں نزدیک ہے

نقد ایمان شب کی تاریکی میں جب لٹنے کو تھا
غیب سے آئی ندا لو پاسبان نزدیک ہے

منزل دین گھر گئی جب لشکر کفار سے
نصرت حق نے کہا صاحبقران نزدیک ہے

روشنی سے دور ہو کر بیٹھے ہو خاموش کیوں
آؤ۔ دیکھو۔ نیر روشن بیان نزدیک ہے

کیوں رہے جاتے ہو دوڑو اور لپک کر آؤ تم
جانے والو قادیان دارالامان نزدیک ہے

مان سے اس ہادی و مہدی کو رہبر مان سے
وقت رحلت اب ترا اے کاروان نزدیک ہے

تعجب

ہے کہ بعض لوگوں کو کئی دن پہلے بذریعہ خاص خط اطلاع دیجاتی ہے کہ اخبار کی قیمت کی وصولی کے واسطے آپ کے نام اخبار وی پی کیا جائے گا۔ اگر آپ نہیں چاہتے۔ تو اطلاع کر دیں وقت کافی دیا جاتا ہے کوئی جواب نہیں آتا اور پھر وی پی واپس کر کے مطبع کو نقصان اور تکلیف مفت میں دیجاتی ہے۔

[1] کسوف اور خسوف کی طرف اشارہ ہے۔ [2] انتشار نجم اور ستارہ دنبالہ دار سے مراد ہے۔ [3] زلزلہ کا آنا۔

بدر صادق

مورخہ ۱۰ صفر ۱۳۲۴ھ مطابق ۵۔ اپریل ۱۹۰۶ء

زندہ خدا
اور
زندہ مذہب

سلسلہ احمدیہ کی ضرورت

دنیا میں اس وقت سب سے زیادہ مشہور اور کثیر التعداد ممبر رکھنے والے مذاہب تین مانے گئے ہیں۔ اسلام۔ عیسائی۔ بدھ۔ چوتھا اس کے ساتھ ہندوں کو لے لو کیونکہ وہ ہمارے ہمسایہ ہیں۔ ہر چہار مذاہب کو سامنے رکھ کر اس وقت ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ ان مذاہب کے ہوتے ہوئے کیا ضرورت ہی کہ مذہبی دنیا میں ایک نیا سلسلہ قائم کیا جائے اور اس کا ایک نیا لیڈر ہو اور وہ ایک نئی جماعت ہو۔

یہ ایک نہایت وسیع مضمون ہے اور کسی نئے فرقہ مذہب کی ضرورت کو ثابت کرنا بجائے خود ایک کتاب بلکہ کئی کتابوں کو لکھنا ہوتا ہے لیکن اس وقت ہم تمام فروعات کو چھوڑ کر صرف اصول کو لیتے ہیں بلکہ اصول میں سے بھی صرف ایک اصل کو جو سب سے اعلیٰ اور اہم اور ضروری ہے۔ اختیار کرتے ہیں اور پھر اس اصل میں کی بھی ایک شاخ کو مدنظر رکھتے ہیں۔ جو دراصل تمام مذاہب کی جڑ ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ تمام مذہب خداتعالیٰ کی ہستی کے متعلق ہم کو کیا سکھاتے ہیں اور آیا ان کی یہ تعلیم ہماری فطرت کو تشفی دیسکتی ہے یا نہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ کیا خدا ہے۔ اور اگر ہے تو اس کے ہونیکا کیا ثبوت ہے۔ اس کے جواب میں بدھسٹ کہتا ہے کہ خدا ہے کیونکہ بدھ خدا تھا اور وہ ہمارے درمیان تھا اور ہم میں رہا اور پھر مر گیا اور کبھی نہ کبھی پھر بھی جنم لیگا لیکن تمام انسان دنیا میں پیدا ہوتے اور زندگی بسر کرتے اور مرجاتے ہیں۔ بلحاظ انسانی خواص کے ان میں اور بدھ میں کوئی فرق نہیں بتلایا جاتا پھر اس کی زندگی کے متعلق اس قسم کے قصے مشہور ہیں جنکا کوئی ثبوت نہیں قصوں اور ناولوں کو کوئی کیا کرے اور موہوم بات کی پیروی سے ہماری روح کیونکر تشفی پاوے جو بات دنیا میں ہمارے سامنے موجود نہیں۔ ہم میں سے کوئی اس کے متعلق گواہی نہیں دیسکتا کوئی نہیں کہتا کہ یہ میری چشم دید بات ہے اس کو ہم کس طرح یقین کر لیں اگر انسان خدا بن جاتا ہے تو اب لاکھوں کروڑوں انسان موجود ہیں کیا یہ زمانہ ایسا ہی بُرا زمانہ ہے کہ ان میں سے کوئی بھی اس قابل نہیں کہ خدا بن جاوے۔ بدھ خدا تھا تو اب وہ کہاں ہے کیا اب اس خدا میں طاقت نہیں رہی کہ انسان بن جاوے یا کیا اب انسان کو ضرورت نہیں رہی کہ اس کے درمیان کوئی خدا ہو۔

ہندو بھی یہی کہتا ہے کہ خدا کے ہونیکا یہ ثبوت ہے کہ وہ ایک دفعہ کرشن کی شکل میں ہمارے سامنے نمودار ہوا تھا۔ تھی تو آدمی کی شکل پر سونڈ ہاتھی کا سا لگا ہوا تھا ایک دفعہ رام کی شکل میں دنیا میں مدتوں رہ گیا۔ جب کہ اس نے شادی بھی کی تھی اور راون اسکی بیوی کو راون چھین کر لیگیا تھا۔ ایسا ہی تیئس کروڑ بار وہ دنیا میں کسی نہ کسی کے گھر میں پیدا ہوا مگر اب کسی کے گھر جنم نہیں لیتا۔ اول تو ایسے خداؤں کو ہم نے کرنا بھی کیا ہے جو خود ہی ہم سے بڑھ کر محتاج ہوں لیکن اگر وہ کبھی اس طرح دنیا میں نمودار ہوا کرتا تھا۔ تو وہ اب سنت کہاں گئی۔ اور کیا وجہ ہے کہ ہم ان سب قصوں کو الف لیلا کی کہانیاں یا ڈان گگزوٹ کے ناول کی طرح نہ سمجھیں۔

عیسائی کہتا ہے کہ خدا ہے کیونکہ دور کی بات نہیں ہے صرف انیس سو سال کا عرصہ گذرا ہے کہ اس نے ایک بڑھئی کے گھر میں جنم لیا تھا یہ تو معلوم نہیں کہ تیس سال تک وہ بجز لکڑی کاٹھ کا فرنیچر بنانے یا کسی کی چارپائی اور پیڑہی مرمت کرنے یا بچوں کیواسطے لکڑی کے کھلونے طیار کرنے کے اور وہ کیا کرتا رہا۔ لیکن اس کے بعد تین سال تک اس نے لوگوں کو ایسے حلم اور بُردباری کی تعلیم دی جسپر آج تک کوئی عمل نہیں کر سکا اور بارہ دوست اپنے ساتھ جمع کئے جنمیں سے ایک نے دشمنوں کے ہاتھ پکڑوا دیا اور وہ تھا تو خدا پر اپنے باپ خدا کے آگے رات بھر روتا رہا۔ کہ مجھے سولی سے بچا اور اس بوڑھے بیرحم نے ایک نہ سنی کیونکہ وہ منصف ہے اور یہودیوں نے پکڑ کر اسے صلیب پر کھینچ دیا۔ اور وہ مر گیا۔ لیکن کچھ پرواہ نہیں وہ کہہ گیا ہے کہ میں پھر آؤں گا اور جلد آؤں گا۔ اس نسل کے لوگ زندہ ہوں گے۔ کہ میں آؤں گا۔ اس نسل کے لوگ تو مر کھپ گئے۔ اور اس کے بعد اور بھی بیس نسلیں مر کھپ گئیں پر خیر وہ جلد آئیگا۔ وہ خدا تھا۔ اس کو جھوٹھ کا الزام نہیں دینا چاہیئے۔ اس نے کہا تھا۔ میرے آنے کے وقت زلزلے بہت آئیں گے۔ زلزلے تو اب آہی رہے ہیں۔ دیکھو اب وہ بھی آیا کہ آیا یہ خدا کی ہستی کا بڑا اعلےٰ ثبوت ہے۔

یہ ثبوت جیسا کچھ ہے اس پر کچھ ریمارک کرنے کی ضرورت نہیں اور ہم اب مسلمانوں کو لیتے ہیں کہ وہ کیا کہتے ہیں وہ کہتے ہیں خدا ہے اور ضرور ہے کیونکہ وہ اپنے برگزیدہ اور نیک بندوں کے ساتھ مکالمہ اور مخاطبہ کرتا ہے ان کی دعائیں سنتا ہے اور قبول کرتا ہے اور جواب دیتا ہے اور ان کے حق میں نشان دکھلاتا ہے بہت خوب۔ یہ تو بڑی عمدہ بات ہے۔ لیکن کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے اس خدا کی آواز سنی ہو اور اس کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوا ہو؟ نہیں اب تو نہیں۔ یہ بات تو ختم ہو چکی۔ پہلے خدا بولا کرتا تھا۔ مگر اب وہ سلسلہ ختم ہو گیا۔ اب خدا کسی سے ہمکلام نہیں ہو سکتا۔

لیجئے اب خدا کی ہستی کا کیا ثبوت دنیا میں رہا۔ کیا خدا کی ہستی کا یہ ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ وہ صلیب پر مر گیا۔ کیا اس کی ہستی کا یہ ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ۱۳ سو برس ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام تک دنیا کے برگزیدوں کے ساتھ ہم کلام ہوا کرتا تھا۔ اگر پرانے قصوں پر ایمان ہے تو پھر کس قصے کو مان لیا جاوے۔ اور کس کا انکار کیا جاوے ان تمام مذاہب نے دراصل خداتعالیٰ کی ہستی کا صاف انکار کر دیا ہے اور اس واسطے ضرورت ہے۔ اس بات کی کہ کوئی ایسا سلسلہ ہو جو اللہ تعالیٰ کی ہستی کا بین ثبوت دے وہ سلسلہ

سلسلہ احمدیہ

ہے جس کو غیور خدا نے خود اپنے ہاتھ سے بنایا ہے جس کا لیڈر خدا سے ہمکلام ہوتا ہے اور اس کے واسطے تمام دنیا کو ہلا دینے والے نشانات دکھلائے جا رہے ہیں۔ کوئی ہے۔ جو زندہ خدا کو پانا چاہتا ہے۔ تو مُردوں کی پرستش کو چھوڑ دے اور خدا کے فرستادہ رسول احمدؑ کے طفیل اس سچے زندہ خدا کو پالے۔

بعد ... بخدمت شریف اخویم مفتی صاحب۔ السلام علیکم۔ سابق ازیں جناب کو بخدمت میں ایک کارڈ ارسال کیا اور کچھ عبارت کارڈ کی پشت پر لکھی اور آپ سے مشورہ طلب کیا مگر جواب سے محروم رہا۔ آج اخبار الحکم مورخہ ۱۰ فروری سنہ ۰۶ء کا مطالعہ کیا اور خطوط مولوی صاحب مولوی محمد علی صاحب بنام ایک ایڈیٹر غیر احمدی کے پڑھ کر دل نہایت خوش ہوا۔ مگر ساتھ ہی خواب ... آپ کی تجویز پڑھنے سے نہایت رنج ہوا ... تمام جماعت متفق ہو ... افسوس کرتی ہے۔ امید کہ یہ کارروائی حضرت اقدس علیہ السلام کے حضور پیش نہیں ہوئی۔ آپ ذرا غور فرمائیں کہ مولوی محمد علی صاحب کو خدا نے اس قدر طاقت علمی عملی بخشی۔ تو کس کی خاطر۔ حضرت اقدس علیہ السلام کے زیر سایہ رہنے سے۔ ورنہ پہلے مولوی صاحب نے کوئی ایسی کارروائی نہیں دکھلائی اور یہ تحریر فرماویں کہ حضرت اقدس علیہ السلام کا مشن اسلام کے باہر ہے یا اسلام میں داخل ہے اگر اسلام میں داخل ہے تو باہر نہیں ہونا چاہیئے اور سطر سطر میں حضرت اقدس کا نام مبارک ہووے تا لوگوں کو معلوم ہو کہ اسلام کس کے ذریعہ چل رہا ہے اور مولوی صاحب کس کے زیر سایہ ہیں اس وقت تک جس قدر اشاعت رسالہ کی حضرت اقدس کے ارشاد سے بیرونجات میں مخالفوں کو نام مفت ہوئی اس میں جماعت نے حتی الوسع خدمت بجالانے میں کوتاہی نہیں کی اور آئندہ دست بدعا ہیں کہ خدا ہم کو طاقت دے کہ ہم سب ملکر اس کی اشاعت میں پورا کوشش کریں نہ معلوم کہ ایک ایڈیٹر مخالف کو لکھنے سے ضمیمہ کی تجویز کریں جب ہم احمدی فرقہ کا ایمان ہے۔ کہ اشاعت اسلام اور خوبیاں اسلام کے بیان کرنا اور تجدید دین حضرت اقدس علیہ السلام

"جماعت احمدیہ اور اکابر ملت"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

"اکابر ملت" سے میری مراد وہ احمدی بندگان دین نہیں ہیں جنھوں نے اپنی تمام دنیوی وجاہت و عزت اور شہرت پر خاک ڈال کر اور زمانہ بھر کے لعن وطعن کو بطیب خاطر گوارا کر کے حضرت امام الزمان علیہ السلام کی معرفت۔ تصدیق اور ان کے اتباع و صحبت کو غنیمت سمجھا ہے اور ایسی نے برسوں گذرے۔ کہ ان میں سے بعض نے اپنے اس امام کی خاطر قادیان جیسی "گمنام" بستی میں ہی طرح اقامت ڈالدی ہے۔ اور اکثر ملی نے گو مستقل قیام اپنے اپنے وطن مالوف میں ہی رکھا ہے لیکن دین وملت کی تمام تر فلاح و بہبود کا مرکز اسی چھوٹی سی بستی کو قرار دیا ہے اور جس قدر جلدی جلدی ان سے بن پڑتا ہے قادیان آنے اور امام برحق کے فیض صحبت سے بہرہ اندوز ہونے کو عین سعادت خیال کرتے ہیں اس لئے کہ عامۂ مسلمین کے پندار میں تو یہ لوگ ان کا سلسلہ اور ان کا امام سرے سے داخل اسلام نہیں (نعوذ باللہ) چہ جائیکہ انہیں کوئی اعزاز و امتیاز دیا جائے بلکہ میری مراد وہ حضرات ہیں جنھیں موجودہ مسلمانوں کی قومی مجالس اور اغراض و مقاصد میں ان کے اہل قلم نے چیدہ و برگزیدہ "یا کریم آف سوسائٹی" ( ) کا بھی عطا کیا ہوا ہے مثلاً نواب محسن الملک بہادر۔ شمس العلماء مولوی شبلی نعمانی شمس العلماء مولوی حافظ نذیر احمد صاحب۔ مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواروی۔ منشی ذکاء اللہ صاحب دہلوی۔ خواجہ الطاف حسین صاحب حالی پانی پتی۔ مولوی حبیب الرحمان صاحب شیروانی رئیس بھیکن پور وغیرہم جن کے نام ہائے نامی اکثر قومی جلسوں میں بڑی عزت اور اکرام اور احترام سے لئے جاتے ہیں جن کی قابل قدر تصنیفات و تحریرات اور پُر زور تقریریں لوگ ہمہ تن گوش ہو کے پڑھتے اور سنتے ہیں جنھوں نے اپنی عمر عزیز کا ایک معقول حصہ اسلامی تاریخ کے مطالعہ اور فلاح و بہبود قوم کی تدابیر پر غور و خوض کرنے اور ان کے مطالعہ میں صرف کیا ہے اور جہاں تک مجھے علم ہے انہوں نے ہمارے اس سلسلہ حقہ کے مخالف یا موافق تا حال صراحتاً اور علانیۃً کچھ نہیں کہا۔

یہ بات اگرچہ بظاہر کچھ غیر متعلق سی معلوم ہوگی کہ میں نے اپنی پچیس سالہ عمر کے ایک بڑے حصہ یعنی زمانہ طالب علمی اور گذشتہ دس برس کی مدت اخبار نویسی میں موسومہ بالا بزرگان قوم کی بہت سی قابل قدر تصنیفات و تحریرات بتوجہ دلی پڑھی ہیں۔ اور ان سے بقدر قابلیت استفادہ کیا ہے اُن کی عالی دماغی۔ بشست خیالات و درستی مذاق و ملت سے متاثر ہوتے کا میری طبیعت کو اکثر اتفاق پڑا ہے اور خاص خاص اوقات میں ان کی بزرگی و احترام و عظمت کا میں نے بخلوص دل اعتراف کیا ہے بلکہ ان میں سے ایک بزرگ یعنی مولانا شبلی سے تو مجھے محمڈن کالج علی گڈھ کی ایف۔ اے کلاس میں کچھ عرصہ تلمذ کا بھی مشرف حاصل رہا اور یہ ظاہر ہے۔ کہ شرفائے اہل اسلام میں اُستاد کا درجہ باپ کے برابر سمجھا گیا ہے اسی طرح کم و بیش دوسرے بزرگوں سے بھی مجھ کو دماغی فیض پہنچتا رہا۔ لیکن اہل نظر۔ ارباب بصیرت کے نزدیک ان واقعات کی اہمیت ہی اس بات پر کافی دلیل ہے۔ کہ اس "غیر متعلق سی" بات کا ذکر درمیان میں لانا فضول و بے وجہ نہیں کیونکہ میں اپنے خیال میں ان بزرگوں کا کسی نہ کسی حد تک اور کسی نہ کسی طرح ممنون احسان ہوں اور اب جبکہ اللہ تعالے کے ایک خاص فضل و انعام کی وجہ سے مجھے سچی مسرت حاصل ہے چاہتا ہوں کہ اپنے رنگ میں اس احسان کا بقدر امکان شکریہ ادا کروں جو ذکر احسان کے بغیر محال و مہمل ہوتا کاش یہ بزرگان قوم میرے ناچیز شکریہ کو حسب دلخواہ قبول فرما دیں۔ اور اس فضل و انعام اور سچی سعادت و مسرت سے حصہ لینے میں کماحقہ سعی فرمائیں جو خوش نصیبوں کو امام وقت کی شناخت۔ تصدیق اور اتباع سے حاصل ہوتی ہے اور اسی صورت میں مجھے اطمینان ہو سکتا ہے کہ ان بزرگوں نے میرا یہ خوردانہ عملی طور پر قبول فرمایا۔

قوم کے محترم بزرگو! اگرچہ آپ نے اب تک اس بارہ میں جہاں تک مجھے معلوم ہے کھلے طور پر کوئی قطعی فیصلہ نہیں دیا۔ لیکن میرے خیال میں یہ تو ممکن نہیں کہ امام وقت کی آواز تا حال آپ کے کان میں نہ پہنچی ہو ضرور ہے کہ حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود (علیہ السلام) کا ذکر خیر اور ان کے عظیم الشان دعاوی براہ راست نہ سہی بالواسطہ طور پر ضمناً ہی آپ نے کبھی نہ کبھی سنے ہوں گے۔ میں آپ سے بصد تعظیم و ادب با وجب پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے اس مسئلہ پر کسی وقت خالی الذہن ہو کر بتوجہ تام غور فرمایا ہے یا نہیں۔ اگر کسی وجہ سے آپ صاحبان کو اب تک اس اہم معاملہ پر متوجہ ہونے کا موقعہ نہیں ملا تو اب بھی کچھ نہیں گیا۔ وقت ہے۔ کہ آپ سب صاحب جمع ہو کر یا اپنی اپنی جگہ پر الگ الگ ہی سہی مگر جس قدر جلد ممکن ہو اس سوال کو حل کریں کہ بحالت موجودہ قوم مرحوم کو کسی مامور من اللہ مصلح کی ضرورت ہے یا نہیں اور آیا جو شخص اس وقت موعودہ امام اور مامور و مصلح ہونے کا مدعی بن کر بیس پچیس سال سے برابر نہ صرف اپنی قوم بلکہ جمیع اقوام کو سچے اور زندہ خدا کے زندہ مذہب اسلام کی دعوت کر رہا ہے وہ برحق ہے یا آپ کے خیال میں وہ محض ایک مفتری دعویدار ہے؟

مجھے بار ہا خیال آیا کہ آپ سب بزرگوں کو بذریعہ پرائیویٹ خطوط کے ۔۔۔ دعوت ۔۔۔ لیکن کبھی فرائض متعلقہ سے عدم فرصت کبھی خرابئ صحت وغیرہ کے باعث قاصر رہا اور ممکن ہے کہ بغرائے کل امر رھون باوقاتہا اس میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی حکمت و مصلحت ہو۔ اب جبکہ خدائے قادر کریم نے مجھے توفیق و فرصت عطا فرمائی ہے۔ میں نے ضروری سمجھا کہ بجائے پرائیویٹ عریضوں کے اس کھلی چٹھی کے ذریعہ تاکہ اگر خدانخواستہ آپ نہیں تو اور ہی کوئی سعید الفطرت اس سے فائدہ اٹھائے۔ عرض مدعا کروں۔

آپ کی مسلمہ قابلیتیں اور فاضلانہ معلومات و وسعت نظر کو ملحوظ رکھکر یہ تو مجھے ہرگز باور نہیں آتا۔ کہ آپ لوگ اس مذہبی معاملہ پر غور و توجہ کرنیکا دل و دماغ نہ رکھتے ہوں۔ نیز آپ صاحبان کی نسبت یہ خیال بھی ناگوار معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان بلکہ قوم مسلمانان کے لیڈر کہلا کر آپ خدائے بزرگ و برتر کے ان پکے وعدوں سے بے خبر ہوں جو ہزار سال سے برابر اس کے برگزیدہ ماموریں صادقین کی معرفت ہوتے آئے جنکی اس کے حبیب رسول کریم (علیہ الصلوٰۃ والتسلیم) نے بھی بشارت دی اور جن کا دنیا بھر کے قریباً تمام پاک نوشتوں کو بغور دیکھنے سے اس وقت ہی مشتہا طور پر پتہ لگتا ہے۔ اور اتمام حجت سے قبل میں یہ بھی ماننے کو طیار نہیں۔ کہ آپ لوگ نفس مذہب کی حقیقت کو لا یعنی ڈھکوسلا سمجھتے ہوں یا تمام روشن صداقتوں پر اپنی ہی محدود عقل و فہم کو حکم قرار دیکر موجودہ سلسلہ حقہ احمدیہ کو ناقابل توجہ گورکھ دھندا اور فضول قصہ فسانہ جانتے ہوں اور یہ بھی ایک میری کیا کسی سلیم الایمان شخص کی عقل فتویٰ نہ دے گی کہ آپ جیسے عالم۔ فاضل اور قابل بندگان ملت خشیۃ اللہ اور متقیانہ اور مومنانہ تدبر سے بکلی عاری اور بے پروا ہوں۔

آپ لوگوں کو یہ بتانا گویا لقمان کو حکمت سکھانا ہے کہ دنیا کی تمام عزت وجاہت اور شہرت عارضی و فانی ہے اور ہر قسم کی فضیلتیں و قابلیتیں ہیچ ہیں۔ اگر صراط مستقیم کی ہدایت اور صادقین کی معرفت و معیت نصیب نہ ہو جو انجام بخیر کا موجب ہوتی ہے پس اگرچہ میں آپ صاحبان کی دنیوی عظمت و قابلیت کو بخوبی سمجھتا ہوں کیونکہ مجھے کئی سال کے تجربہ ایڈیٹری نے اس سے کما حقہ واقف ہونیکا موقعہ دیا ہے لیکن مجھے خوف ہے کہ کہیں آپ اُس عظیم ذمہ واری اور جواب دہی سے بے فکر نہ ہوں جو صاحب علمیت و فضیلت اور اکابر ملت ہونے کی حیثیت سے آپ پر عاید ہوتی ہے وہ یہی کہ اپنی قوم کو جس کے آپ لیڈر کہلاتے ہیں۔ اس شخص کے بارہ میں اپنی قطعی رائے اور عملی تصدیق یا عدم تصدیق سے دھوکے میں نہ رکھیں جو بیسیوں برس سے باواز بلند کہہ رہا ہے کہ میں اس وقت اُمت مرحومہ کا موعودہ امام ہوں اور خدائے قادر و قاہر کی طرف سے مامور ہو کر کہتا ہوں کہ جو مجھے نہ مانیگا اور شوخی و بے باکی سے میری تکذیب کرے گا وہ دین اسلام اور رسول خیر الانام کا دشمن ہو کر گویا خدا سے جنگ کریگا۔ کیونکہ خدا اس نے فرمایا ہے کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی

سچائی ظاہر کر دیگا ۔ (براہین احمدیہ)

یہی نہیں کہ یہ بڑے دعوے ہی دعوے اور منہ کی باتیں ہوں بلکہ صدہا زمینی و آسمانی نشانات بھی اس کے دعاوی کی تصدیق و شہادت کے لئے موجود ہیں۔ طاعون و زلازل کے زور آور حملے شدومد سے اس کے جھٹلانے والوں کو دھمکا رہے ہیں۔ کسوف وخسوف اس کی سچائی پر مہر کر چکے۔ کتاب مقدس (عہد جدید و عتیق) کے بیان کردہ وہ تمام مفاسد و حالات جو اس زمانہ اور اہل زمانہ کے باب میں مرقوم ہیں۔ صاف طور پر بتا چکے کہ آنے والا ضرور ہے۔ کہ آ گیا ہو۔ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں وقت موعود کے جو آثار مندرج تھے۔ وہ سب ہوتے نظر آ رہے ہیں۔ مدعی کا روز افزوں عروج بہ ایماء بتا کا ثبوت دے رہا ہے۔ کہ وہ مفتری علی اللہ نہیں بلکہ فی الحقیقت برحق اور موعود و مسعود مامور من اللہ ہے ورنہ بموجب سنت اللہ کے وہ کبھی کا خائب و خاسر اور گمنام ونشان ہو جاتا۔ پھر ہزاروں لاکھوں بندگان خدا اس پر ایمان لا کر اس کے اتباع و معرفت کو اپنی عین خوش قسمتی خیال کرتے ہیں جو سارے کے سارے مسلمان ہی نہیں بلکہ چشم بصیرت سے پہلے ہندو، آریہ، عیسائی، سکھ وغیرہ غیر مذاہب کے نام لیوا تھے اور ساتھ ہی صدہا خدا ترس اہل اللہ اس کی سچائی کی گواہی دے چکے ہیں۔

پس اگر آپ کے نزدیک یہ سلسلہ جھوٹا اور نری دکانداری نہیں تو کیا وجہ آپ کھلے طور سے اس کی تصدیق نہ کریں اور سچوں کا ساتھ نہ دیں کیا آپ کے نزدیک خدا کا یہ فرمانا (نعوذ باللہ) لغو ہے۔ کہ "سچوں کا ساتھ دو" اور اگر خدانخواستہ آپ اس سلسلہ کو جھوٹی دھوکے بازی ہی سمجھتے ہیں تو کیا وجہ کہ آپ ہزارہا خلق اللہ کو اس دھوکے سے بچانے کے لئے اپنی مہر سکوت نہیں توڑتے ؟ دو ہی باتیں ہو سکتی ہیں یعنی یا تو آپ جان بوجھ کر تصدیق حق سے جی چراتے ہیں جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنے ہوں گے کہ آپ کو خدائے قادر وقاہر کے مقابلہ میں دنیا کی یہ آنی اور فانی عزتیں اور وجاہتیں زیادہ تر عزیز ہیں اور یہ حالت انجام بخیر اور رضائے مولی کی راہ میں بڑی خطرناک روک ہوتی ہے اللہ تعالی اپنی پناہ میں رکھے یا یہ کہ آپ کے قلوب و ضمائر اس سلسلہ کو برسر کذب و افترا مان کر بھی اس کی پرزور دعوت اور روشن کامیابیوں سے مرعوب ہو گئے ہیں۔ اس لئے اس کے خلاف زبان کھولنے کی جرأت نہیں پڑتی۔ یہ بھی عقلاء کے نزدیک سخت شرمناک کمزوری و بزدلی سمجھی جائے گی۔ تو گویا بہرحال اب وقت آ گیا ہے کہ آپ لوگ بھی مثل دیگر مولویوں یا علمائے امت کے اپنی مہر سکوت توڑیں اور اپنی قابل رحم قوم کے ہزاروں افراد کو اندیشناک تذبذب سے بچائیں جن میں سے اکثر تو آپ کے اتباع سے یا آپ کی طرح ایک قسم کی غفلت و بے پروائی میں پڑے ہیں اور بعض اس سلسلہ حقہ کی مخالفت سے ناحق اپنے حق میں کانٹے بو رہے ہیں اور امید ہے کہ ایسے بھی ہوں گے جن کے دل جلدی یا بدیر آفتاب صداقت کی تیز شعاعوں سے موم ہو کر اسے قبول کرنے پر بالآخر مائل ہو جائیں گے

جو ہمارے مخالفین کے پندار میں بڑا بھاری قومی نقصان ہو گا جیسا کہ اکثر سننے میں آتا ہے کہ "اچھے اچھے نیک بخت۔ دیندار۔ متقی۔ پرہیزگار و تعلیم۔ قابل۔ فہیم۔ اور اور بڑے بڑے تعلیم یافتہ نوجوانوں کی عقلوں پر خدا جانے کیا پردہ پڑ جاتا ہے کہ انپر مرزا (ہمارے امام علیہ السلام) کا جادو چل جاتا ہے"۔ اس قومی نقصان کا ارباب اگر متقدایان ملت کا ذمہ نہیں تو اور کس کا ہے ؟

اے معزز و محترم بزرگو! میں آپ سے آخر میں بکمال عجز و ادب التماس کرتا ہوں کہ اگر آپ لوگوں نے اپنی ذات خاص کے لئے نجات و ہدایت کی کوئی ایسی صورت سوچ لی ہے جس کے ہوتے کسی موعود و مامور و مصلح اور امام وقت کی حاجت نہیں تو

خدارا

ان ہزارہا افراد قوم کی خاطر ہی اس مشکل سوال کو حل کیجئے جو آپ کو اپنا دنیوی لیڈر مانتے ہیں اور آپ کی لیڈری میں بہت سی جہت سے تہہ پر پڑ سکتے ہیں یا ہلاکت کی راہ سے بچ سکتے ہیں مجھے اس بارہ میں اور بہت کچھ کہنا تھا۔ مگر فی الحال اسی پر بس کرتا ہوں۔

خاکسار احمد حسین احمدی فرید آبادی منیجر رفیق ایجنسی امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا تعالیٰ کے ایک احسان کا ذکر

۴۔ مارچ ۱۹۱۰ء کو صبح کے وقت میں سو یا ہوا تھا کہ میری زبان پر مندرجہ ذیل انگریزی فقرہ جاری کیا گیا۔ (A Colliery accident last night) جس کے معنے ہیں ایک کوئلہ کی کان کا حادثہ۔ گذشتہ رات کو دو تین دفعہ یہ کلمہ میری زبان پر جاری ہوا جس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔ میں نے اس کا ذکر اسی روز بعض صاحبوں سے کیا مثلاً صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد۔ چودہری فتح محمد ایف۔ اے کلاس اسلامیہ کالج لاہور اور نیز انٹرنس کی دونوں جماعتوں میں میں نے اس کا ذکر اسی روز کر دیا کہ ایسا فقرہ آج صبح میری زبان پر جاری کیا گیا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور میاں محمد شریف صاحب بی۔ اے سکینڈ ماسٹر قادیان کو بھی اس کی خبر تھی۔ سو خدا تعالے نے اس بات کو عجیب طور سے پورا کیا۔ ۱۳۔ مارچ کے سول اینڈ ملٹری گزٹ میں یہ دہشتناک خبر شائع ہوگئی کہ فرانس کے ملک میں کوئلہ کی کانوں کے پھٹنے سے ایک خوفناک مصیبت نازل ہوئی اور اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ ۱۸ آدمی اس حادثہ سے ہلاک ہوئے لندن کا ۱۰۔ مارچ کا تار ہے جو اخباروں میں شائع کیا گیا مگر ابھی میں یہ تحقیق نہیں کر سکا کہ یہ ہیبتناک واقعہ جس کی مجھ کو قادیان میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ۴۔ مارچ ۱۹۱۰ء کو اطلاع دی گئی کس تاریخ کو واقعہ ہوا۔ دہریہ خدا تعالیٰ کی ہستی سے انکار کرتا ہے مگر ہم دہریہ کے قول کو کس طرح مانیں جبکہ خدا تعالیٰ براہ راست اپنی ہستی کا ثبوت ہمیں دیتا ہے۔ دنیا خدا کو مانتی ہے مگر رسمی طور پر۔ مگر خدا کا کس قدر فضل ہے۔ کہ وہ اپنی ہستی کا بلاواسطہ ہمیں ثبوت دیتا ہے۔ جس سے خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک زندہ اور لذیذ ایمان حاصل ہوتا ہے میں خدا تعالیٰ کے اس احسان کا شکر بھی کرتا ہوں مگر جب اپنی عملی حالت کو دیکھتا ہوں تو بہت شرمندگی حاصل ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ ایسے صریح ثبوت اپنی ہستی کے دیتا ہے۔ تو چاہئے کہ ہم اپنی عملی حالت میں دوسروں سے ممتاز ہوں۔ نہایت افسوس کی بات ہوگی۔ کہ باوجود خدا تعالےٰ کے ان احسانوں کے اور ان نشانوں کے پھر بھی ہم اپنی عملی حالت میں کوئی تبدیلی نہ دکھلاویں۔ سو جبکہ مجھے خدا تعالےٰ کے اس انعام کو دیکھکر نہایت خوشی ہوتی ہے ساتھ ہی خوف بھی ہوتا ہے کیونکہ ہم پر دوسرے لوگوں سے زیادہ اتمام حجت ہو چکی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے لاکھوں نشان ہم دیکھ چکے ہیں اور اگر ہم اپنی حالت میں کوئی تغیر پیدا نہ کریں تو ہماری حالت بہت ہی قابل افسوس ہوگی مگر اس کے لئے بھی ہمیں خدا تعالےٰ سے ہی مدد مانگنی چاہئے۔ اور اسی کا فضل مانگنا چاہئے۔ اس لئے میں اپنے سارے بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس عاجز کے لئے بھی دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے عملی حالت درست کرنے کی توفیق بخشے اور ظالموں کے لئے مجھے موجب ٹھوکر نہ بنائے پھر میں درخواست کرتا ہوں کہ میرے بھائی میرے لئے دعا مجھ پر احسان فرما دیں خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ میرے اس خواب کے گواہوں میں سے ایک ہندو طالب علم بھگتی چند نام بھی ہے جو مدرسہ تعلیم الاسلام کی انٹرنس کلاس میں پڑھتا ہے وہ ایک بڑا پکا آریہ ہے قادیان کے آریوں کو چاہئے کہ اس سے پوچھیں کہ آیا فی الواقعہ اس نے یہ خواب مجھ سے قبل از وقت سنا تھا یا نہ۔ اور پھر غور کرنا چاہئے کہ کیا وجہ ہے کہ ان کا پرمیشور بے زبان اور مردہ ہے اور مسلمانوں کا خدا زندہ ہے اور بولتا ہے۔

خاکسار شیر علی عفی اللہ عنہ قادیان

---

۷۸۹ ۔ مکرم بندہ ایڈیٹر صاحب بدر سلامت

السلام علیکم کے بعد عرض ہے کہ مندرجہ خط درج اخبار بدر فرما کر خاکسار کو ممنون ومشکور فرماویں۔

آپ کا تابعدار محمد شفیع گوڈون کلرک میڈیکل سٹور ڈیپو ماسیر چھاونی

---

* مولوی صاحب کا یہ الہام اسمعیل یعنی بھی سچا تھا ۔ اڈیٹر

سچائی ظاہر کر دیگا ۔ (براہین احمدیہ)

یہی نہیں کہ یہ پر زور دعوے ہی دعوے اور من مانی باتیں ہوں بلکہ صدہا زمینی و آسمانی نشانات بھی اس کے دعاوی کی تصدیق و شہادت کے لئے موجود ہیں۔ طاعون و زلازل کے زور آور حملے شدت و مدت سے اس کے جھٹلانے والوں کو دھمکا رہے ہیں۔ کسوف و خسوف اس کی سچائی پر مہر کر چکے۔ کتاب مقدس (عہد جدید و عتیق) کے بیان کردہ وہ تمام علامات و حالات جو اس زمانہ اور اہل زمانہ کے باب میں مرقوم ہیں۔ صاف طور پر بتا چکے کہ آنے والا ضرور ہے۔ کہ آ گیا ہو۔ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں وقت موعود کے جو آثار مندرج تھے وہ سب پورے ہوتے نظر آ رہے ہیں۔ مدعی کا روز افزوں فروغ ہر ایک استبا کا ثبوت دے رہا ہے۔ کہ وہ مفتری علی اللہ نہیں بلکہ فی الحقیقت برحق اور موعود و معہود و مامور من اللہ ہے ورنہ بموجب سنت اللہ کے وہ کبھی کا خائب و خاسر اور گمنام و نشان ہو جاتا۔ پھر ہزاروں لاکھوں بندگان خدا اس پر ایمان لا کر اس کے اتباع و معرفت کو اپنی عین خوش قسمتی خیال کرتے ہیں جو سارے کے سارے مسلمان ہی نہیں بلکہ چشم بصیرت سے پہلے ہندو۔ آریہ۔ عیسائی۔ سکھ وغیرہ غیر مذاہب کے نام لیوا تھے اور ساتھ ہی صدہا خدا ترس اہل اللہ اس کی سچائی کی گواہی دے چکے ہیں۔

پس اگر آپ کے نزدیک یہ سلسلہ جھوٹا اور نری دکانداری نہیں تو کیا وجہ آپ کھلے طور سے اس کی تصدیق نہ کریں اور سچوں کا ساتھ نہ دیں ہاں کیا آپ کے نزدیک خدا کا یہ فرمانا (نعوذ باللہ) لغو ہے۔ کہ "سچوں کا ساتھ دو" اور اگر خدانخواستہ آپ اس سلسلہ کو جھوٹا دھوکے بازی ہی سمجھتے ہیں تو کیا وجہ کہ آپ ہزارہا خلق اللہ کو اس دھوکے سے بچانے کے لئے اپنی مہر سکوت نہیں توڑتے؟ دو ہی باتیں ہو سکتی ہیں یعنی یا تو آپ جان بوجھ کر تصدیق حق سے جی چراتے ہیں جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنے ہوں گے۔ کہ آپ کو خدائے قادر و قاہر کے مقابلہ میں دنیا کی یہ آنی اور فانی عزتیں اور وجاہتیں زیادہ تر عزیز ہیں اور یہ حالت انجام بخیر اور رضائے الٰہی کی راہ میں بڑی خطرناک روک ہوتی ہے اللہ تعالےٰ اپنی پناہ میں رکھے یا یہ کہ آپ کے قلوب و ضمائر اس سلسلہ کو بر سر کذب و افترا مان کر بھی اس کی پرزور دعوت اور روشن کامیابیوں سے مرعوب ہو گئے ہیں۔ اس لئے اس کے خلاف زبان کھولنے کی جرأت نہیں پڑتی۔ یہ بھی عقلاء کے نزدیک سخت شرمناک کمزوری و بزدلی سمجھی جائے گی۔ تو گویا بہرحال اب وقت آ گیا ہے کہ آپ لوگ بھی شبلی و دیگر مولویوں یا علمائے ملت کے اپنی مہر سکوت توڑیں اور اپنی غافل قوم کے ہزاروں افراد کو اندیشناک تذبذب سے بچائیں جن میں سے اکثر تو آپ کے اتباع سے یا آپ کی طرح ایک قسم کی غفلت و بے پروائی میں پڑے ہیں اور بعض اس سلسلہ حقہ کی مخالفت سے ناحق اپنے حق میں کانٹے بو رہے ہیں اور امید ہے۔ کہ بہت سے ایسے بھی ہوں گے جن کے دل جلدی یا بدیر آفتاب صداقت کی تیز شعاعوں سے موم ہو کر اسے قبول کرنے پر بالآخر مائل ہو جائیں گے جو ہمارے مخالفین کے پندار میں بڑا بھاری قومی نقصان ہوگا جیسا کہ اکثر سننے میں آتا ہے کہ "وہ اچھے اچھے نیک بخت۔ دیندار۔ متقی۔ پرہیزگار۔ تعلیم۔ قابل۔ فہیم۔ اور اور بہت سے تعلیم یافتہ نوجوانوں کی عقلوں پر خدا جانے کیا پردہ پڑ جاتا ہے کہ اُن پر مرزا (ہمارے امام علیہ السلام) کا جادو چل جاتا ہے" اس قومی نقصان کا ارباب اگر مقتدایان ملت کو فکر نہیں تو اور کس کو ہے؟

اے معزز و محترم بزرگو! میں آپ سے آخر میں پھر کمال عجز و ادب التماس کرتا ہوں کہ اگر آپ لوگوں نے اپنی ذات خاص کے لئے نجات و ہدایت کی کوئی ایسی صورت سوچ لی ہے۔ جس کے ہوتے کسی موعود و مامور و مصلح اور امام وقت کی حاجت نہیں تو

خدارا

ان ہزارہا افراد قوم کی خاطر ہی اس مشکل سوال کو حل کیجئے۔ جو آپ کو اپنا دنیوی لیڈر مانتے ہیں اور آپ کی لیڈری میں بہت سیدھے رستہ پر پڑ سکتے ہیں یا ہلاکت کی راہ سے بچ سکتے ہیں مجھے اس بارہ میں اور بہت کچھ کہنا تھا۔ مگر فی الحال اسی پر بس کرتا ہوں۔

خاکسار احمد حسین احمدی فرید آبادی مینجر رفیق ایجنسی امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا تعالےٰ کے ایک احسان کا ذکر

۶۔ مارچ ۱۹۰۶ء کو صبح کے وقت میں سویا ہوا تھا کہ میری زبان پر مندرجہ ذیل انگریزی فقرہ جاری کیا گیا۔ (A Colliery accident last night) جس کے معنے ہیں ایک کوئلہ کی کان کا حادثہ۔ گذشتہ رات کو دو تین دفعہ یہ کلمہ میری زبان پر جاری ہوا* جس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔ میں نے اس کا ذکر اسی روز بعض صاحبوں سے کیا مثلاً صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد۔ چودہری فتح محمد ایف اے کلاس اسلامیہ کالج لاہور اور نیز انٹرنس کی دونوں جماعتوں میں میں نے اس کا ذکر اسی روز کر دیا کہ ایسا فقرہ آج صبح میری زبان پر جاری کیا گیا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور میاں محمد شریف صاحب بی۔ اے سکینڈ ماسٹر قادیان کو بھی اس کی خبر تھی۔ سو خدا تعالےٰ نے اس بات کو عجیب طور سے پورا کیا۔ ۱۳۔ مارچ کے سول اینڈ ملٹری گزٹ میں یہ دہشت ناک خبر شائع ہو گئی کہ فرانس کے ملک میں کوئلہ کی کانوں کے پھٹنے سے ایک خوفناک مصیبت نازل ہوئی اور اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ ۱۱۰۰ آدمی اس حادثہ سے ہلاک ہوئے لندن کا ۱۰۔ مارچ کا تار ہے جو اخباروں میں شائع ہو گیا مگر ابھی میں تحقیق نہیں کر سکا کہ یہ ہیبت ناک واقعہ جس کی مجھ کو قادیان میں خدا تعالےٰ کی طرف سے ۶۔ مارچ ۱۹۰۶ء کو اطلاع دی گئی کس تاریخ کو واقع ہوا۔ دہریہ خدا تعالےٰ کی ہستی سے انکار کرتا ہے مگر ہم دہریہ کے قول کو کس طرح مانیں جبکہ خدا تعالےٰ براہ راست اپنی ہستی کا ثبوت ہمیں دیتا ہے۔ دنیا خدا کو مانتی ہے مگر رسمی طور پر۔ مگر خدا کا کس قدر فضل ہے۔ کہ وہ اپنی ہستی کا بلا واسطہ ہمیں ثبوت دیتا ہے۔ جس سے خدا تعالےٰ کی ہستی پر ایک زندہ اور لذیذ ایمان حاصل ہوتا ہے۔ میں خدا تعالےٰ کے اس احسان کا شکر بھی کرتا ہوں مگر جب اپنی عملی حالت کو دیکھتا ہوں تو بہت شرمندگی حاصل ہوتی ہے جب خدا تعالےٰ ایسے صریح ثبوت اپنی ہستی کے دیتا ہے۔ تو چاہئے کہ ہم اپنی عملی حالت میں دوسروں سے ممتاز ہوں۔ نہایت افسوس کی بات ہوگی۔ کہ باوجود خدا تعالےٰ کے ان احسانوں کے اور ان نشانوں کے پھر بھی ہم اپنی عملی حالت میں کوئی تبدیلی نہ دکھلاویں۔ سو جبکہ مجھے خدا تعالےٰ کے اس انعام کو دیکھکر نہایت خوشی ہوتی ہے ساتھ ہی خوف بھی ہوتا ہے کیونکہ ہم پر دوسرے لوگوں سے زیادہ اتمام حجت ہو چکی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لاکھوں نشان ہم دیکھ چکے ہیں اور اگر ہم اپنی حالتوں میں کوئی تغیر پیدا نہ کریں تو ہماری حالت بہت ہی قابل افسوس ہوگی مگر اس کے لئے بھی ہمیں خدا تعالےٰ سے ہی مدد مانگنی چاہئے۔ اور اسی کا فضل مانگنا چاہئے۔ اس لئے میں اپنے سارے بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس عاجز کے لئے بھی دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ مجھے عملی حالت درست کرنے کی توفیق بخشے اور ظالموں کے لئے مجھے موجب ٹھوکر نہ بنائے پھر میں درخواست کرتا ہوں کہ میرے بھائی میرے لئے دعا مجھ پر احسان فرماویں خدا تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ میرے اس خواب کے گواہوں میں سے ایک ہندو طالب علم پربھی چند نام بھی ہے جو مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کی انٹرنس کلاس میں پڑھتا ہے وہ ایک بڑا پکا آریہ ہے قادیان کے آریوں کو چاہئے کہ اس سے پوچھیں کہ آیا فی الواقعہ اس نے یہ خواب مجھ سے قبل از وقت سنا تھا یا نہ۔ اور پھر غور کرنا چاہئے کہ کیا وجہ ہے کہ ان کا پرمیشور بے زبان اور مردہ ہے اور مسلمانوں کا خدا زندہ ہے اور بولتا ہے۔

خاکسار شیر علی عفی اللہ عنہ قادیان

[illegible] ۔ مکرم بندہ ایڈیٹر صاحب بدر سلامت السلام علیکم کے بعد عرض ہے کہ مندرجہ خط درج اخبار بدر فرما کر خاکسار کو ممنون و مشکور فرماویں۔

آپ کا تابعدار محمد شفیع گورڈن کالج سیالکوٹ [illegible]

* مولوی صاحب کا یہ الہام اسی دن میں نے بھی سنا تھا ۔ ایڈیٹر

خط ۔ بنام مولوی ثناء اللہ صاحب

جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب ۔ بعد سلام مسنون کے عرض ہے ۔ کہ وہ اخبار اہل حدیث جو اسی ماہ مارچ میں ۹ ۔ تاریخ کے روز شائع ہوئے ہیں خاکسار نے پڑھے ہے ۔ اس میں سے ایک مضمون کو جس کا ہیڈنگ یہ ہے کہ ” کیسا بھاری ٹیکس “ پڑھ کر چند ایک سوالات دل میں پیدا ہوئے ۔ امید ہے ۔ کہ آپ بذریعہ اخبار ان کے جواب سے مشکور فرمائیں گے لیکن جواب متانت سے پُر ہو ۔ لایعنی جواب کی مجکو ضرورت نہیں اور حسب عادہ قرآن و حدیث کے مطابق (جیسا کہ آپ اخبار پر لکھتے ہیں کہ

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم داشتن

مرزا صاحب نے جو اپنے مریدوں کو ۱/۱۰ حصہ جائداد و آمدنی کا دینے کا حکم و تاکید کی ہے ۔ اس کو اپنے شدادی بہشت کا لالچ قرار دیا ہے اور سخت ٹیکس تجویز فرمایا ہے ۔ تو اس پر خاکسار کی عرض ہے ۔ کہ اگر ۱/۱۰ حصہ آمدنی و جائداد کا دینا سخت ٹیکس اور شدادی بہشت ہے ۔ تو جس نے یہ حکم فرمایا ہے ۔ کہ لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون (سورۃ آل عمران) یعنی جب تک اپنی پیاری سے پیاری چیزیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو جب تک تم نیکی کو پا ہی نہیں سکتے اور نیز یہ کہ

یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم ۔ تومنون باللہ و تجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ۔ یغفر لکم من ذنوبکم و یدخلکم فی جنٰت تجری من تحتھا الانھار و مسٰکن طیبۃ فی جنٰت عدن ۔ ذالک الفوز العظیم ۵ (سورۃ الصف) یعنی مسلمانوں میں تم کو ایسی سوداگری بتلاؤں ۔ جو تم کو آخرت کے دردناک عذاب سے بچائے ۔ وہ یہ ہے ۔ کہ خدا اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور خدا کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانیں لڑا دو ۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے ۔ بشرطیکہ تم کو سمجھ ہو ۔ ایسا کرو گے ۔ تو خدا تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تم کو بہشت کے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہوں گی اور نیز عمدہ عمدہ مکانات میں کہ وہ مکانات ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہوں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے ۔ پھر ایسا ہی سورہ توبہ میں جو کچھ لڑنے مع مال جان خرچ کرنے پر انعامات کا وعدہ دیا گیا ہے ۔ جس پر عمل درآمد کر کے بہت سے صحابہ نے جانیں اور مال نثار کئے وہ الگ رہے ۔ چونکہ خاکسار نہ تو مرزا صاحب کا مرید ہے اور نہ انصاف سے الگ ہونا اپنا مشرب سمجھتا ہے ۔ اس لئے گذارش ہے کہ کیا ہم اس کو شدادی بہشت کے وعدہ نہ سمجھیں کہ جس کے سبب ہزاروں جانیں تہ تیغ ہوئیں جن کو ہم آج بڑے فخر سے شہدا کہتے ہیں ۔ کیا اس کے بالمقابل ۱/۱۰ حصہ شدادی بہشت ہو سکتا ہے ہرگز نہیں تو کیا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باغی ہو جائیں جس نے نہ صرف ۱/۱۰ حصہ ہی طلب کیا بلکہ پیاری پیاری اشیاء کے علاوہ جانیں بھی مانگیں جس کا قرآن و احادیث میں مفصل ذکر ہے اور ایسا ہی صدیق اکبرؓ اور عمرؓ و عثمانؓ کے مالوں کا خرچ کرنا اظہر من الشمس ہے تو کیا اب ہم ان سب کو جنہوں نے مال اور جانیں خرچیں ۔ لالچی اور شدادی بہشت کے خواہاں سمجھیں یا کیا؟ مفصل کیفیت سے آگاہی بخشیں نیز یہ کہ اخبار پر تو آپ

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن ۔ پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

لکھاتے ہیں اور اخبار کے اندر قرآن اور احادیث پر ہی ہاتھ صاف کرتے ہیں ۔ یہ کیا بات ہے ۔ کیا اخبار کی سجاوٹ کے لئے یہ شعر لکھاتے ہیں یا اخبار کا اعتبار جمانے کے لئے؟ اگر اخبار کی سجاوٹ کے لئے ہے تو خیر ورنہ سخت افسوس ہے ۔ کہ ایک مولوی اور ابو الوفا ہو کر یہ کارروائی ۔ براہ مہربانی جواب سے مطلع فرماویں ورنہ سخت افسوس ہوگا ۔ فقط ۔ والسلام

الراقم
خاکسار محمد شفیع ۔ میانیر

یادگار کریم مفت منگاؤ

اخویم محبی شیخ محمد یوسف صاحب احمدی چھاؤنی انبالہ نے ۱۰۰ جلدیں اور برادرم حافظ محمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر سری نگر کشمیر نے ۳۰ جلدیں اور خود انجمن احمدیہ مالیر کوٹلہ نے متعدد جلدیں اس غرض سے خاکسار کے سپرد کی ہیں کہ یہ ان احمدیوں کو مفت تقسیم کر دی جائیں جو مرحوم مولانا رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتے ہیں ۔ اس لئے التماس ہے ۔ کہ ہر جگہ کے انجمن احمدیہ کے سکرٹری یہ تکلیف فرماویں کہ چونکہ ۸ نسخوں کے لئے ۔ ½ کا ٹکٹ کافی ہوگا اس لئے اس حساب سے ٹکٹ بھیجکر متعدد نسخے منگا کر بچھڑے ہوئے دوست سے روحانی ملاقات کریں ۔ خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ مرحوم کو خدا جنت کے اعلیٰ مقام میں جگہ دے ۔

خاکسار محمد نواب خان ملقب میرزا خانی سکرٹری انجمن احمدیہ مالیر کوٹلہ

ضروری اطلاع

قادیان میں چندہ بھیجنے والے احباب ہمیشہ ان ہدایات کو مدنظر رکھیں ۔

(۱) ۔ لنگر خانہ کا چندہ حضرت اقدسؑ کے نام بھیجیں اور دوسری مدات کا روپیہ آپ کے نام ہرگز نہ بھیجیں ۔

(۲) ۔ مدرسہ کا چندہ بنام امین مدرسہ تعلیم الاسلام ۔ میگزین کی خریداری کا اور اشاعت اسلام کا روپیہ بنام مینجر ریویو آف ریلیجنز ۔ زکوٰۃ کا روپیہ بنام امین زکوٰۃ فنڈ ۔ بہشتی مقبرہ کے متعلق کل روپیہ بنام فنانشل سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان ۔ آنا چاہیئے اور کسی شخص کے نام پر نہ آنا چاہیئے ۔

(۳) خط و کتابت مدرسہ کے متعلق کل بنام ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان اور بہشتی مقبرہ یا وصیتوں وغیرہ کے متعلق یا وصیتوں کا بھیجنا بنام سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان ہونی چاہیئے

درخواست دعا

برادرم منشی عبد الحی صاحب سنوری امرت سر سے تقویت ایمان کے لئے اور مکرمی راجہ یار محمد خاں صاحب ولد راجہ عطا محمد صاحب احمدی پاڑی پور کشمیر اپنی بیمار والدہ کی صحت کے لئے احمدی احباب کی خدمت میں دعا کے واسطے درخواست کرتے ہیں ۔ امید ہے کہ بھائی ان کے لئے دعا فرماویں گے ۔

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۱۵ ۔ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء	۱۰۴۶	مولوی عبد الصمد صاحب	ع/ ۱۲
” ”	۱۰۷۰	غلام حیدر صاحب	ع/ ۱۲
۱۶ ” ”	۱۰۴۹	عبد العزیز صاحب	ع/ ۱۲
” ”	—	سید صاحب	صر
” ”	۱۰۸۴	الہ دیا صاحب	ع/
” ”	—	غلام محمد صاحب	ع/ ۱۲
۱۹ ” ”	۱۸۶۵	محمد مقبول صاحب	ے/
” ”	۱۰۷۵	عماد الدین صاحب	ے
” ”	۱۳۱۸	محمد آلہی صاحب	ے/ ۲
۱۹ ” ”	۸۰۵	محمد حسن صاحب	ع/ ۱۲
” ”	۶۰۸	ڈاکٹر فضل احمد صاحب	صر
” ”	۹۰۱	غلام نبی صاحب	عہ/ ۱۰
” ”	۹۸۷	علی احمد خاں صاحب	ع/ ۱۲
۲۰ ” ”	۷۴۶	بوٹے خاں صاحب	ع/
۲۱ ” ”	۱۰۲۴	تاج الدین صاحب	ع/ ۱۲
۲۱ ” ”	۳۶۱	عبد المجید صاحب	ع/ ۱۲
۲۱ ” ”	۹۶۰	اسماعیل آدم صاحب	ے
۲۱ ” ”	۸۱۴	شاہ محمد صاحب	ع/
۲۲ ” ”	۹۵۴	کریم بخش صاحب	ع/ ۱۲

عام اخبار

حضور لاٹ صاحب پنجاب راولپنڈی کو تشریف لے گئے۔ وہاں سے ۸ تاریخ کو لاہور واپس آئیں گے۔

پچھلے ہفتہ شملہ کے مال بازار میں آگ لگی۔ دو فرنگی دوخانے جل گئے نقصان تیس ہزار۔

ہندوستان میں وبائے طاعون سے پچھلے ہفتہ ۱۵۶۴۸ فوتیاں ہوئیں بیشی ۲ ہزار ہے۔

پچھلے ہفتہ طاعون سے پنجاب میں ۲۳۸۲ فوتیاں تھیں صوبجات متحدہ میں ۳۹۷۸ تھیں۔

کرنل غلام رسول خان کابل سے براہ پشاور بمبئی پہنچے وہاں امیر صاحب کے ایجنٹ مقرر کئے گئے۔

بمبئی کے جزیرہ الیفنٹہ میں ایک سرنگ اڑاتے تھے۔ اسی انسانی جانوں کا سخت زیاں ہوا۔

۶۰ پونڈ کے بارود کے پھٹنے سے دس دیسی ہلاک ۴ سخت اور ۲۰ مزدور کمتر مجروح ہو گئے ہیں۔

کلکتہ میں طاعون کی ترقی پر گھبرا رہے ہیں۔ یومیہ فوتیاں ۳۰۰ سے بھی بڑھتی جاتی ہیں۔

حضور پرنس و پرنسس آف ویلز جمعرات کو سوئز پر اترے۔ اب وہ قاہرہ کی سیر فرما رہے ہیں۔

منڈارے نام دخانی جہاز رنگون سے آتا تھا۔ نہر سوئز میں ریتی پر بیٹھ گیا۔ کوشش جاری کہ سطح آب پر آئے۔

بباعث اس حادثہ کے نہر کی گذرگاہ بند ہو گئی۔ جہاز کا بوجھ اتار کر ہلکا کر رہے ہیں۔ تار خبر۔

جاپان میں ٹاکاشیمہ کی کان کوئلہ پھٹ گئی۔ ۲۵۶ کان کن ہلاک ہو گئے ہیں۔

ترکی مصری تنازعہ متعلق قبضہ تابہ کا سلسلہ جاری ہے گورنمنٹ عثمانیہ خالی نہیں کرتی ہے۔

بخلاف اس کے ترکی فوجیں جروشلم میں مقیم ہیں ان کو روانگی تابہ کا حکم ہوا کہ قبضہ قائم رہے

روس میں ابتر حالت کا سلسلہ جاری ہے فنلینڈ کا روسی گورنر جنرل عہدہ سے مستعفی ہو گیا ہے۔

روس میں رعایت کی پالیسی کو پھر بدلنے لگے اسی کی ناراضگی سے گورنر جنرل نے علیحدگی اختیار کی ہے۔

اس تبدیل پالیسی سے رعایائے روس پھر بیزار ہو رہی ہے فنلینڈ کو فوجیں بافراط بھیج رہے ہیں۔

مورا کو کانفرنس کی کارروائی بوجہ احسن جاری ہے ۸۔ اپریل کو معاہدہ پر سب کے دستخط ہو جائیں گے۔

دربھنگہ۔ پلیگ کے زور سے شہر میں سناٹا چھا گیا ہے۔ لوگ شہر چھوڑ کر باغوں اور گاؤں میں چلے گئے ہیں۔ شہر خالی ہونے پر بھی چالیس پچاس آدمی روزمرہ فوت ہوتے ہیں پلیگ کے باعث پوسٹ آفس شہر سے لہریا میں اٹھ گیا ہے۔ سردی روز بروز کم ہوتی جاتی ہے۔

آسٹریلیا کے قدیم باشندوں کی عقل پر اب تک جہالت کا پردہ پڑا ہے۔ ان کو جب کہ ماچس نہیں آتا۔ تو سانپ پکڑ کر پیٹ کی آگ بجھاتے ہیں ان کی بھوری بھوری آنکھوں کو خداوند کریم نے آنا نور دیا ہے۔ کروڑ زمین تو در کنار گھاس اور درختوں کے پتوں کے نشانات سے سانپ تلاش کر لیتے ہیں۔ شب کو یہ وحشی راستہ سونگھتے جاتے ہیں۔ اسی طرح سے رفتہ رفتہ سانپ کا سوراخ معلوم کر لیتے ہیں۔ اگر وحشی کی شکل دیکھ کر سانپ اپنے بل میں گھس جائے۔ تو یہ ایک قسم کا بین بجا کر اسے مست کر لیتے ہیں جیسے ہی سانپ بل سے منہ نکالتا ہے۔ لاٹھی مار کر اس کا سر تن سے جدا کر کے کچا کھا جاتے ہیں۔

سری نگر کشمیر کی خبر ہے۔ کہ بارش نے لوگوں کو پریشان کر رکھا ہے اس باعث دریائے جہلم خوب طغیانی پر ہے تعجب ہے کہ بارش بچھا نہیں چھوڑتی ہے کوہ مری کے آگے سڑک کشمیر کے چار نہیں بلکہ پانچ پل بہ گئے ہیں اور پانچ روز تک یہاں کی ڈاک بالکل بند رہی ٹونگہ کی آمد و رفت بھی فی الحال ملتوی ہے مرمت کا کام کرتے ہیں لیکن بارش مہلت نہیں دیتی۔ کشمیر میں اب تک سردیوں کا زور تیزی پر پایا جاتا ہے۔ سری حضور مہاراجہ صاحب سوم ہفتہ اپریل تک سری نگر میں رونق افروز ہوں گے اس باعث سری نگر میں رونق کا جوبن ہوگا۔ بخلاف اس کے جموں میں بد رونقی کا اندیشہ ہے

خبر آئی ہے کہ نوا سکوشیا میں سمندر میں طوفان کے باعث ایک جہاز غرق ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ یورپ کے دو پہاڑ آہستہ آہستہ اپنی جگہ سے ہل رہے ہیں اور عنقریب خطرہ ہے۔ کہ ان کے نیچے کئی گاؤں اگر دب جائیں گے۔ بعض لوگ گاؤں چھوڑ کر بھاگ بھی گئے ہیں لوگ بعض گاؤں بھی خالی کئے جا رہے ہیں۔

فریدکوٹ کی ریاست کا انتظام رئیس کی نابالغی کے زمانہ میں ایک کونسل کرے گی۔ راجہ برج اندر سنگھ والی ریاست ایچیسن کالج لاہور میں تعلیم پائیں گے۔

نیشنل بنک لاہور کے ایک چپڑاسی کو دس ہزار روپیہ کے نوٹ رجسٹری شدہ خط میں ڈاک میں ڈالنے کے لئے دئے گئے چپڑاسی نے وہ تمام نوٹ لفافہ میں سے نکال کر چھپا دئے۔ لیکن راز کے افشا ہونے پر اس نے پولیس سے اپنے جرم کا اقبال کر کے وہ سب نوٹ پولیس کو بتا دئے۔

[illegible] ایک مسلح گروہ نے [illegible] ایک [illegible] جا کر ایک محافظ کو مار ڈالا اور دو زخمی کر کے سب پولیٹیکل قیدیوں کو چھوڑ دیا۔

ماسکو کے بنک میں ۲۰ مسلح روسیوں نے داخل ہو کر اور ملازموں کو ڈرا کر ۸ لاکھ پچاس ہزار سکہ روبل لوٹ لئے۔

جاپان نے انگلستان میں نئے جنگی جہاز بنوائے ہیں اور ان میں سے دو جہاز کہ جن کے نام "کشیما" اور "کٹوری" ہیں بن کر تیار ہو گئے ہیں ان دونوں جہازوں کو جاپان لے جانے کے لئے جاپانی ملاح اور افسر لنڈن میں آئے ہیں۔ لنڈن کا رپورشیں گلڈ ہال میں جاپانی ملاحوں کی دعوت کرے گی۔

اخبار الحکم۔ ہر جمعرات کو قادیان سے شائع ہوتا ہے۔ حجم ۱۴ صفحہ۔ حضرت اقدس کے تازہ الہامات۔ مولوی نورالدین صاحب کا درس قرآن۔ مسیح موعود کی ڈایری۔ ڈاک ولائت یعنی یورپ امریکہ میں اشاعت اسلام کی خبریں فقہ احمدیہ۔ نامہ نگاروں کی تحریریں۔ دنیا کی تازہ خبروں کا مجموعہ۔ قادیان کی خبریں۔ مفید ایڈیٹوریل وغیرہ ہر طرح کے دلچسپ اور مفید امور اس میں شامل ہوتے ہیں۔ قیمت امدادی درجہ اول عہ۔ درجہ دوم للعہ۔ درجہ سوم سے ر ہے۔ عام قیمت ۶ہ ہے۔ اور ایسی تھوڑی ہے کہ سالیانہ آمد و خرچ کے تخمینہ میں مالک اخبار کو بہت سا روپیہ اپنی گرہ سے ڈالنا پڑتا ہے۔ چونکہ ہفتہ وار نکلتا ہے۔ اس واسطے ماہ مارچ میں پانچ پرچہ نکلے۔ سال میں انشاء اللہ باون ۵۲ پرچہ نکلیں گے تمام احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اس کی تعداد اشاعت کے بڑھانے میں کوشش کریں۔ مالک غریب بہت نقصان برداشت کر چکا ہے اور ہنوز کر رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب ایڈیٹر صاحب بدر سلمہ اللہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میں قصور ضلع لاہور کا رہنے والا ہوں اور نو مسلم ہوں جماعت میں داخل ہو کر کل شرائط بیعت منظور کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اسی سلسلہ میں مغفرت کرے میں حضرت صاحب کے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی مسعود کو مانتا ہوں اللہ آپ کے منکروں کو کافر خیال کرتا ہوں اللہ دجال جو آنا تھا وہ آ چکا اور میں نے دجال کا گدھا بھی دیکھ لیا ہے اور میری اہلیہ بھی بیعت میں داخل ہوئی ہے۔ قاضی حبیب اللہ کی دعا در کار ہے

خاکسار دین محمد نو مسلم۔ ساکن قصور قلعی گر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت مفتی محمد صادق صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ از جانب [illegible] نمبردار سکنہ سیالوالی متصل خانا الوالی خریداً بدر واضح ہو۔ کہ ہمارے گاؤں میں سے ایک شخص مسمی [illegible] کہ جو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مخلص مرید تھا۔ ۲۰۔ مارچ ۱۹۰۶ء کو فوت ہو گیا ہے۔ براہ مہربانی بدر میں اس کی جنازہ کی بابت احمدی جماعت میں شائع کر دیں

گذارش احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ منی آرڈر ارسال کرتے وقت کوپن پر تفصیل زر اور نام اور نمبر خریداری ضرور درج فرمایا کریں تاکہ روپیہ کے اندراج میں تکلیف نہ ہو بعض وقت کام کی کثرت سے کوپن پر نام لکھنا یاد نہیں رہتا اور موجب تکلیف ہوتا ہے۔

صداقت کا جھنڈا

اِس کارخانہ نے اوّل ہی اوّل ہندوستان میں اپنے شائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمۂ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کرتے ہی اوّل ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ قیمت صرف ۸ر

سنون دندان۔ لو اب کبھی امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کی استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت چھپتے ہوں منہ سے بدبو آتی ہو دانت میں کیڑا ایک دفعہ لگانے سے مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے صرف ۴ر

سونے چاندی کی گولیاں یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوۃ کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنایا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھیں کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہو یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزوروں کے لئے آب حیات ہیں۔ قیمت سائٹھ عدد حبوب ۶

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈھ ضلع دہلی

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۱۰۰	۷۰	۳۵	۱۴	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۴	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۴	۷	۳	۲
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱¾
¼ کالم	۱۴	۷	۴	۱¾	۱½
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲ر

(۱)۔ یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اسمیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی۔ بلا فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۳) اشتہار متواتر دیا جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑ دینے کیواسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا اشتہار کی عبارتیں تبدیل کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کی شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵)۔ اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جنکی اجرت سالیانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو باقی جو مشتہر اخبار لینا چاہیں انکو قیمت اخبار علیحدہ دینی پڑیگی

(۶)۔ ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۶ر فیصدی لیا جائیگا بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۷) جو صاحب چاہیں کہ اخبار میں ان کے ضمیمہ کا نوٹ دیا جاوے انکو ایک روپیہ زائد اس کیساتھ روانہ کرنا چاہیئے۔ اس سے انکو بھی تشفی ہو جائیگی کہ انکا ضمیمہ ٹھیک تقسیم کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین! اِس رسالہ کا پہلا پرچہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دارالامان سے شائع ہو گیا ہے، اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ سہ ماہی نکلتا رہیگا جس کی قیمت ۱۲ر پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ عربی سیکھنے کے لئے آسان طریقے اور حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گے جو گھر میں عورتوں کے متعلق کئے جاتے ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا۔

ترسیل زر و درخواستیں بنام مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں۔

خاص رعائت

اس میں شک نہیں کہ رسالہ **تعلیم الاسلام** بجواب تہذیب الاسلام کی قوم نے خوب قدر کی ہے۔ اور امید سے بڑھ کر اس کی قبولیت مخالفیں اور موافقین میں پائی گئی۔ مگر سنا ہے۔ کہ غیر مستطیع لوگ جنہیں آریوں کی دریدگی اور اعتراضات کی بدزبانی شب و روز دکھ دے رہی ہے وہ اکثر محروم رہے ہیں لہذا ایسے احباب کے ارباب تک رعائت کی جائیگی معزز احباب ایسے لوگوں کو کتب بہم پہنچا کر ان کے دین ایمان کی پاسداری کریں تا کوئی جان ہلاکت سے بچ جاوے۔ تعلیم الاسلام مع ضمیمہ ۱۲ صفحہ ۸ر

اختیار الاسلام ہر سہ حصہ ۳عہ

درخواستیں۔ بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آویں

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے نامہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلے درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہائت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہائت عزت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آجتک آپنے دیکھا نہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۱۲ر ہے (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ مینجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر روزانہ اخبار عام لاہور

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں۔

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سُستی کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سُست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنیکے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس کے کئی آدمی گھر چھوڑ کر نکل جاتے ہیں۔ اس بُرے فعل سے صرف پٹھے ہی سُست نہیں ہو جاتے بلکہ دل دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتی ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سُرعت کی مرض آگھیرتی ہے دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل دھڑ جاتا ہے۔ غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے ایسی بری حالت دیکھ کر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا۔ بجلی فوراً سُست اعضا کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی ولایت سے وہی بجلی منگا کر ہزاروں ایسے مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی بہت دور رہتے ہیں ان کے لئے بجلی کا روغن طلا تیار کر کے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تا کہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے تا کہ خون اور قوت کی کمی نہ ہو اور مرض دور ہو سکے

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلےٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہائت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انمیں نہائت مقوی اجزا مثلاً فولاد کونین رقاًمیانہ۔ کوکا کنس و امیکا۔ سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کی استعمال سے جریان احتلام سُرعت ماقت۔ ضعف باہ ضعف اعصاب دور ہو کر مردوں کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گذرتی ہے ہر ایک شیشی ولائت کی بند شدہ ہے، جس پر لکھا ہوا ہے "میدان انگلینڈ" تا کہ کسی کو دھوکا نہ ہووے قیمت فی شیشی ۴۸ گولی معہ محصولڈاک عہ ڈیڑھ روپیہ

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنیکا پتہ یہ ہے۔ مینجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات پنجاب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔